THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Thursday, 17th September, 1953.

The House met at Two of the clock.

[*Mr. Speaker in the Chair*]

Questions and Answers

(SEE PART I)

3 p.m. Announcement by the Speaker re : Elections to the Board of Secondary Education.

Mr. Speaker : The next item on the Agenda relates to the election of six Members to the Board of Secondary Education. Out of 9 nominations, Shri Virendra Patel and Shrimati Laxmi Bai have since withdrawn their names. Now there are 7 candidates and the election will take place at 5 O'clock.

شری سید حسن (حیدرآباد سٹی) ۔ مسٹر اسپیکر سر۔ میں ایک انفرمیشن لینا چاھتا ھوں۔ منسٹرس جو جوابات دیتے ھیں ان سے متعلقہ سپلیمنٹری کوئسچنس کے لئے جوابات ایک دن پہلے ٹیبل پر رکھدئے جائیں تو مناسب ھوگا۔ اس بارے میں کیا طئے ھوا ھے؟

مسٹر اسپیکر ۔ منسٹرس کے جوابات ١٠ ۔ منٹ پہلے ٹیبل پر رکھے جاسکتے ھیں۔

شری سید حسن ۔ اسمبلی ھاؤس میں یہ جوابات ایک دن پہلے آنے چاھئیں۔

مسٹر اسپیکر ۔ یہ طریقہ نہیں ھے ۔

شری مادھو راؤ نرلیکر (ھنگولی۔ محفوظ) ۔ اسپیکر سر۔ سکنڈری ایجوکیشن بورڈ میں نے اپنا کے لئے نامینیشن پیپر داخل کیا تھا ۔ میں اسکو وتھ ڈرا کرنا چاھتا ھوں ۔ کیا اسکی اجازت دی جاسکتی ھے ؟

مسٹر اسپیکر ۔ وتھ ڈرال (Withdrawal) کے لئے ٹائم دیا گیاتھا لیکن معینہ وقت میں آپ نے وتھ ڈرا نہیں کیا ۔

شری جی۔ ھنمنت راؤ (ملک) ۔ اگر ھاؤس اسکی اجازت دیتا ھے تو اس سے ھاؤس کا بہت وقت بچ جائیگا ۔

مسٹر اسپیکر - اب اس میں ھاؤس کا دخل نہیں رہا -

Shri V. D. Deshpande (Ippaguda) : If the House can give him permission to withdraw, much time can be saved.

مسٹر اسپیکر - وتھ ڈرال (Withdrawal) کی اجازت دیجاتی ھے -
اب چونکہ صرف چھ نام باقی رھجاتے ھیں اسلئے الکشن کی ضرورت نہیں ھے -

Now we shall go to item No. 3 in the agenda.

Shri V. D. Deshpande : You have to announce the names of the six members elected to the Secondary Board of Education and declare them as elected.

Mr. Speaker : I have already said that the remaining six will be deemed to have been elected. If the hon. Member wants I will read the names again.

Shri M. B. Gautam.

Shri Mohd. Ali.

Shri Newasekar.

Shri M. S. Rajalingam.

Shri K. R. Veeraswamy.

Shri A. Guruva Reddy.

We shall now go to the next item.

L. A. Bill No. XXIII of 1953, The Hyderabad Opium and Intoxicating Drugs (Amendment) Bill, 1953.

Minister for Excise, Forests, Customs and Revenue Shri K. V. Ranga Reddy : I beg to introduce : L. A. Bill No. XXIII of 1953, the Hyderabad Opium and Intoxicating Drugs (Amendment) Bill, 1953.

Mr. Speaker : The Bill is introduced.

The Minister for Finance and Statistics (*Dr. G. S. Melkote*) : I beg to move :

"That L. A. Bill No. XX of 1953, a bill further to amend the Hyderabad Horse Racing and Betting Tax Regulation, be read a first time.

Mr. Speaker : Motion moved.

**Dr. G. S. Melkote :* This bill has been brought by me for certain obvious reasons. The Racing Club in Hyderabad is one of the oldest in the country and we used to get in the past considerable revenue from this Entertainment Tax or Gate Tax, the Totalizer Tax, i.e., the club itself collects certain amount of money and then there is a certain kind of betting. Over the total amount collected we impose 12½% tax. The third tax is what is called the tax on bookies. Here also it used to be 12½%. But for the past 3 or 4 years progressively, the number of entries as well as the number of events have considerably reduced in Hyderabad, due to which the Racing Club instead of making a profit has been undergoing a loss to the tune of 20 to 30 thousand rupees every season. They had a reserve of nearly a lakh of rupees and continuous losses over the last three or four years have compelled the Club to approach Government and seek redress. They say that if this redress is not given, they have no further resources of revenue to run the race with the result they would have to close down racing. I myself attended some of the events last year and tried to understand the whole question. I went into their accounts and found that their figures were absolutely correct. I then felt that some kind of relief must be given and I got my department to examine the whole question and to find out how things stand in other places in India. It was found that the totalizer tax is roughly 12½% in other parts of India except in Mysore where it is 15%. Bookie Tax is a tax on the total amount of investment made by everyone in every event, but we found that in Hyderabad the Bookies make an enormous sum of money. It is a non-official kind of betting. We collect the tax only on their profits and not the total money transacted by them. Even here we were making only 12½%. That means the State was losing and the club was losing, whereas the bookies made good profits. We tried to revise the whole situation, in which case Government would profit

by a little more than what it is getting at present. We used to get roughly 4 lakhs of rupees in the past years, but due to reduction in entries, we got 2 lakhs 80 thousand in 1951-52 and this year, i.e., 52-53 it is 1 lakh and 30 thousand. That means the present income is somewhere 40% of what it used to be before 1950. If we do not give relief to the Club to the extent of 20 to 30 thousand rupees, the Racing Club would have to be closed down and this tax will dry up. That is why we considered the two situations : One thing is to make a reduction in the totalizer tax, i.e., where the Club is making money, from 12½ to 6¼%, which is the rate prevailing in many places. By this relief, the Club may just make a little profit or balance its budget. But in the other situation, we want to collect 12½% tax from the total investment of the bookies and this will get us an additional profit of 40 to 70 thousand rupees. We will lose 25 thousand this side and make 70 thousand from the other side. The Club will get the benefit of running the races in all the seasons and Government also would get some more money, and we will be taxing only those people who have plenty of money to bet. This is, therefore, a luxury tax. These are the rates in other parts of India and we are only aligning ourselves with other States.

* شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔ جناب صدر - میں نہیں سمجھتا کہ میں اس بل پر اپنی رائے دینے کے قابل ہوں ۔ ممکن ہے ایسے کوئی ایم - ایل ایز ہوں جو رائے دے سکیں ۔ ریسنگ کو الوو(Allow) کرنا چاہئے یا نہیں اس سلسلہ میں بمبئی میں بحث ہوچکی ہے ۔ ہمارے تمام کانگریسی دوست پہلے اس خیال کی تائید میں تھے کہ ریسنگ کو ہندوستان میں بند کردیا جانا چاہئے ۔ جس طرح کہ شراب کے خلاف ہم باتیں کرتے ہیں اوسی طرح ریسنگ کے خلاف بھی بہت کچھ کہا کرتے تھے ۔ ان باتوں کو دھیان میں رکھتے ہوئے جب میں اس بل کی طرف دیکھتا ہوں تو حیرت ہوتی ہے کہ آج رلیف (Relief) دینے کے بارے میں بھی سوچا جا رہا ہے ۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ رلیف کیوں دیجانی چاہئے ۔ بیٹنگ (Betting) بھی ایک طرح کی گیمبلنگ (Gambling) ہے اور ریسنگ بھی ایک طرح کی گیمبلنگ ہے کم از کم ریسنگ کو جب کانگریسی حکومت بند نہیں کرسکتی تو کیا اسکے معنی یہ ہوتے ہیں کہ اسکو رلیف بھی دیجائے ؟ ہمیں کوئی رلیف ریسنگ کو نہیں دینا چاہئے ۔ اگر اسکو بند نہیں کرسکتے ہیں تو کم از کم رلیف تو نہیں دینا چاہئے

ایک طرف تو پروھیبیشن (Prohibition) کی باتیں کی جاتی ھیں اور دوسری طرف ریسنگ میں رلیف دینے کا رجحان رکھا جاتا ھے اور اس کے لئے بل لایا جاتا ھے ۔ یہ کونسا اصول کانگریسی حکومت اختیار کر رھی ھے میری سمجھ میں نہیں آتا ۔ گاندھی جی نے کہا تھا کہ ھم ریسنگ کے خلاف ھیں ۔ میں کہونگا کہ بیٹنگ کا طریقہ درست نہیں ھے ۔ یہ انگریزوں کی حکومت میں یہاں رائج ھوا ۔ اگر ھم سمجھتے ھیں کہ بیٹنگ کا طریقہ درست نہیں ھے تو اسکو بند کرنا چاھئے ۔ حیرت ھے کہ جو خود بخود مر رھا ھے اسکو زندہ کرنے کی کوشش کی جا رھی ھے ۔ جب وہ خود مر رھا ھے تو مرنے دیجئے ۔ ریسنگ کا طریقہ آج کے زمانے میں کارآمد ثابت نہیں ھو رھا ھے نہ آئندہ کارآمد ھونے کا امکان ھے ۔ اس وجہ سے میں کہونگا کہ ریسنگ کو برخاست کرنا چاھئے ۔ رلیف دینا درست نہیں ھے ۔ جو لاسس (Losses) تیس ھزار کے بتائے گئے ھیں وہ کیوں ھوئے ۔ اتنے زیادہ خرچے کے ساتھ وہ کیوں چلائے جارھے ھیں ؟ جب وھاں اکانمی (Economy) نہیں ھو رھی ھے تو وہ خود اپنے لاسس کا خیال رکھیں اور اخراجات میں کمی کریں ۔ وہ ساڑھے بارہ فیصد سے اخراجات چلاسکتے ھیں۔ البتہ دوسری بات جو یہاں کہی گئی ھے وہ یہ ھے کہ جو لوگ اس میں پیسہ لگاتے ھیں ان پر بھی کچھ ٹیکس عائد ھونا چاھئے ۔ وھی اصول جو پروھیبیشن میں ملحوظ رکھا گیا ھے کہ زیادہ سے زیادہ پینے والوں کی تعداد کو کم کرنا چاھئے۔ اسی طرح یہاں بھی یہ طریقہ اختیار کرنا چاھئے ۔ بہت سے باھر کے لوگ ھمارے پاس ھیں ۔ نیوی (Navy) میں ھیں ۔ کامن ولتھ آف نیشن (Common Wealth of Nations) کے لوگ ھیں اس وجہ سے یہ طریقہ اختیار کیا جا رھا ھے ۔ میں کہونگا کہ جو چیز خودبخود بند ھو رھی ھے اسکو سہارا دینے کی کیا ضرورت ھے ؟ اسلئے ساڑھے بارہ فیصد کی بجائے سواچھ فیصد کا جو پراویژن رکھا گیا ھے میں اسکے بھی خلاف ھوں ۔ جب ھم جمہوری سسٹم پیدا کرنا چاھتے ھیں تو پھر چاھے سیندھی پینے والوں کے تعلق سے ھو یا کلب کے تعلق سے یا ریس کورس کے تعلق سے ھو ان تمام چیزوں کو ختم کرنا چاھئے ۔ بٹنگ اور گیمبلنگ کو درست نہیں کہا جا سکتا ۔ یہ چیزیں جمہوری حکومت کے شایان شان نہیں ھیں ۔ جب آپ ان چیزوں کو بنیادی طور پر بند نہیں کرسکتے ھیں تو کم ازکم رلیف نہ دینا چاھئے ۔ اسلئے میں پہلے سکشن کی تائید کرتا ھوں اور دوسرے سکشن کی مخالفت کرتا ھوں ۔

شری کے ۔ وینکٹ رام راؤ (چنا کونڈور) ۔ مسٹر اسپیکر سر یہاں کلب کے نقصان کے نام پر جو رلیف دینے کی کوشش کی جا رھی ھے میں نہیں سمجھتا کہ یہ کلب پچاس فیصدی رعایت کا مستحق قرار پاسکتا ھے ۔ ھمارے سامنے کوئی ایسا مواد نہیں ھے کہ واقعی یہ کلب نقصان سے چل رھا ھے یا کیا ؟ اسکے ساتھ ساتھ یہ بھی کہنا ھے کہ ٹوٹیلائیز ڈٹیکس ساڑھے بارہ فیصد کی بجائے سوا چھ فیصد کیا جا رھا ھے ۔

ٹوٹالائیزیٹر ٹیکس کا اگر کوئی ادارہ مستحق ہوسکتا ہے تو وہ حیدرآباد مونسپل کارپوریشن ہے۔ ان کا نقصان کرتے ہوئے حکومت نے اس آمدنی کو اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔

لوکل گورنمنٹ اور لوکل باڈیز کے اداروں کو انکریج کرنے کی جو پالیسی ہے یہ چیز اوس پالیسی کے مغائر ہے ۔ دفعہ (۱۱) کے تحت ٹوٹالائزیٹر ٹیکس صراحتاً انٹرٹین منٹ ٹیکس کی تعریف میں داخل ہوتا ہے ۔ جسکو وصول کرنے کا مستحق میونسپل کارپوریشن ہوتا ہے ۔ لیکن دفعہ (۱۱) کے تحت ایسے تمام اداروں کو یہ ٹیکس وصول کرنے سے روک دیا گیا ہے ۔ اس حق کو حکومت نے اپنے پاس محفوظ رکھا ۔ ایک اور چیز یہ ہے کہ دفعہ (۱۳) کے تحت ٹیکس میں کمی کرتے ہوئے مزید ایک دفعہ کا اضافہ کیا گیا ہے وہ (۱۹) اے ہے ۔ حکومت اس اختیار کو بھی اپنے ہاتھ میں لے رہی ہے ۔ اسکے بعد اس قانون کے تحت جتنے بھی ٹیکس ہیں مثلاً ٹوٹالائزیٹر ٹیکس ۔ انٹرٹین منٹ ٹیکس اور بٹنگ ٹیکس وغیرہ ان کو کم کرنے کے اختیارات بھی حکومت اس دفعہ کے تحت اپنے ہی ہاتھ میں لے رہی ہے ۔ بتایا یہ جا رہا ہے کہ کلب کا نقصان ہو رہا ہے کلب کو ریلیف دینے کے لئے ایسا کیا جا رہا ہے ۔ میں یہ نہیں کہتا کہ حکومت ایسے اختیارات کو اپنے ہاتھ میں لینے سے نقصان ہوگا ۔ یہ ایک ٹیکنیکل معاملہ ہے ریس کورس پر جانے والے اس کے پراس اینڈ کانس جانتے ہیں ۔ حکومت کے اس اختیارات کو اپنے ہاتھ میں لینے کے یہ معنی ہونگے کہ وہ سکرٹریز یا عہدہ داران متعلقہ جن کا تعلق ریس کورس اڈمنسٹریشن سے ہے اون پر ہی اس کا انحصار ہوگا ۔ ان کے مشورہ پر ہی ہم کو چلنا پڑیگا ۔ اور کوئی صورت ہمارے سامنے نہیں رہیگی ۔ اس طرح میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے پلے بیک کے طور پر عہدہ دار رہینگے اور عہدہ داران متعلقہ کے پلے بیک کے طور پر کلب رہیگا ۔ ٹیکس کو کم کرنے کے سلسلہ میں حکومت اختیارات لینے کے لئے اگر امنڈمنٹ لائے اور اوسکے وجوہات هاؤز کے سامنے رکھے جائیں تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ هاؤز کو منظوری دینے میں تامل نہ ہوگا ۔ اگر اکزیکیٹیو کو اختیارات سونپے جائیں تو اس میں نقصان ہونے کا اندیشہ ہے ۔ اس کے علاوہ ایک اور چیز وضاحت طلب ہے ۔ دفعہ (۱۶) میں لیسنسڈ بک میکر اور بیکر کے الفاظ کا ہیر پھیر کیا گیا ہے۔ پورا ایکٹ پڑھنے کے بعد اس ہیر پھیر کا کیا مطلب ہے واضح نہیں ہوتا ۔ میں امید کرتا ہوں کہ منسٹر متعلقہ اسکو واضح کرینگے ۔ اور جو بل منسٹر صاحب لائے ہیں اس پر غور کرنے کے لئے اور اوسکو منظور کرنے کے لئے جو وجوہات ہیں اون پر روشنی ڈالیں تو مناسب ہوگا۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے ۔ اس سے پہلے کہ فینانس منسٹر اپنی تقریر شروع کریں میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ الفاظ کا جو ہیر پھیر کیا گیا ہے تو کیا

یہ منی بل (Money Bill) ہے - اگر منی بل ہے تو کیا اس کے لئے راج پرمکھ کی منظوری حاصل کی گئی ہے ؟

Dr. G. S. Melkote : It is not a money Bill ; I have not increased the tax in any manner. It is a reduction.

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - جو آرڈر چینج کئے ہیں اور لیسنسڈ بک میکر اور بیکر کے ٹیکس کا جو امتیاز ہے اوسکے متعلق آپ نے فرمایا کہ ۳۲ تا ۴۰ پرسنٹ سے زیادہ نہیں آئے گا -

Dr. G. S. Melkote : No, I will show the hon. Member how it is.

Shri K. Venkat Rama Rao : Even alterations also require permission of the Rajpramukh.

**Dr. G. S. Melkote :* I may make it clear that the consent of the Rajpramukh has been obtained.

The leader of the Opposition has tried to make out a case more in favour of prohibition being introduced in the State than the passage of the present Bill brought in by me. There seems to be a certain amount of confusion in his mind; and he has tried to confuse the House also in certain other respects. To compare horse racing with prohibition is entirely wrong.

[*Mr. Deputy Speaker in the Chair*]

If anybody has gone to the races, he would say that rarely he sees the common man within the gate where actual betting takes place. The common man may be anywhere in the surroundings, watching and enjoying the running of horses, etc. But those people who actually get into the gate are people who have a certain amount of money with which they could enjoy the event. These people would like not only to get into the gate and see from a comfortable place but also they would like to invest small amounts on any particular event and make profits. But this class of people are not very rich and the amount of betting is also small, but a good number of them take part in betting.

Now, there are three events. The first is the Entertainment Tax. People who could afford to enter into the gate, pay, what is called, the Entertainment Tax, as in any picture-house. This Entertainment Tax, in some other States, may go to the Municipalities and not to the Government as here. But that is a separate matter altogether. The next is the totalizer's tax. This, as I said, is where middle class people bet on any particular event, say from Re. 0-2-0 up to a Rupee and draw small profits like Rs. 10 or 15. The next is Bookies' Tax. Bookies are private individuals who obtain licences and bet. The backer, i.e., the private individual who backs the horse, pays a certain amount of money, which is never varied. When a profit is made, only a percentage of profit goes to the winners and the remaining huge profits are distributed among the bookies. Government used to get a part of the investment by the rich bookies and the bookies themselves used to distribute all the money among themselves. This is not available in any other State.

In every other State there is this Entertainment Tax and the Totalizers' Tax. In Delhi, similar to Hyderabad, the number of events are less. Subsequent the attainment of freedom, the number of events as also the number of people witnessing the events have gone down. Compared to last years, 60 per cent of our revenue has already dried up.

When I say 'backer' he is not taxed in any way by the additional 12½%. We now want to change the basis of betting tax to conform to the practice in the other States. We are trying to align ourselves with the other states so that the rich man who makes a good dividend is taxed completely. That is why the change in the nomenclature. The rich public must be taxed to the full.

A question is raised why should not the club be closed, and why should not prohibition be introduced. The leader of the Opposition has been pleading, as I understand from his arguments, that prohibition should be introduced. But this very same political party in other States has been arguing that prohibition should be removed. How then this argument fits in at this particular juncture, I am not able to understand.

Shri V. D. Deshpande: **I want to know what the party to which the hon. the Finance Minister belongs feels in the matter.**

Dr. G. S. Melkote : I may tell the hon. Member that the Congress party is definitely of the opinion that prohibition should be introduced. What is the reason behind it ? The reason is very evident. It is this : no tax should be levied on a person who cannot afford to pay it. The tax must be borne by persons who could afford to pay. The question should be examined against this background. For various economic reasons, we could not bring in prohibition in our State as yet. Compared to what we got 100 years back and what we are getting today, our State derives about 12 crores (as against 3 to 5 lakhs previously) which means nearly 40 per cent of our revenue. From whom do we get? Firstly, from very poor men. Secondly, we auction these shops and the highest bidder gets it and he, in order to make up his amount, mixes water or other material, making his customer belive that it is really the pure intoxicant.

A poor man may be getting 8 or 10 annas with which he has to maintain his whole family. What happens if he puts the money into his pocket and goes to a liquor shop with the idea that he would take only 3 dubs worth of alcohol. After he takes the drink for the first time, he feels he should have a second one for another 3 dubs; and after the second drink whatever balance of mind he had would go and the whole amount that he has with him will be spent away there, in the liquor shop, and his family will thus be ruined. When I impose a luxury tax on any article, there is no doubt that there is also a chance of a poor man purchasing that article, but in doing so he is conscious that he has to spend money to entertain himself. But it is not so in the case of alcohol, where he entertains himself in an unconscious state; and the Government as well as the auctioneer squeeze money from the poor man. Don't we consider this a sin? To equate prohibition with racing is rather fallacious. Anyway, I am not going into details.

Whether racing has to be altogether closed down is a different matter and Government have not yet come to a decision on this issue. I may however mention here that I have gone into the whole accounts of the racing club and it is not correct to say that if the club curtails its expenditure the races can be run. The Club has done everything possible in this direction, and for the last one year it has curtailed its expendi-

ture and even then it is not able to pull on. The only other alternative for the club will be to close down. We are giving this relief so that the club may just carry on and not that it might make profit. If any hon. Members want to examine the accounts of the club and find out the truth, I shall take them to the Club and they may certainly make their suggestions, which I shall consider. It is not only the rich who are betting, but the bookies also are making money. The argument that any slight changes in the tax will hit the poor is baseless. This tax will come only on the totalizer. I am not going to reduce the tax on the rich man, neither am I taxing the public. Of course all of us are agreed that the entertainment tax should be there wherever there are luxuries.

I would like to have the power of varying the tax which is to be imposed on the club, so that I can watch its working year by year and rectify the defects if any, without approching the House whenever I wish to reduce or increase the tax.

I hope I have sufficiently dealt with the arguments put by the hon. Member before the House and would now request the House to pass the first reading of the Bill. Thank you.

Shri V. D. Deshpande: What about racing? Is the hon. Minister for it or wants to abolish it?

Dr. G. S. Melkote: Leave alone my personal opinion. Government have not considered this issue and I am, therefore, not in a position to say anything.

Mr. Deputy Speaker: The question is:

"That L.A. Bill No. XX of 1953, a Bill further to amend the Hyderabad Horse Racing and Betting Tax Regulation, 1358 Fasli, be read a first time."

The motion was adopted.

Dr. G. S. Melkote: I beg to move:

"That L.A. Bill No. XX of 1953, a Bill further to amend the Hyderabad Horse Racing and Betting Tax Regulation, 1358 Fasli, be read a second time."

**Shri V.D. Deshpande :* Mr. Speaker, Sir, Before we proceed with the second reading of the Bill, at the outset I would like to say that we require time for submitting the amendments. Secondly, I wish to say a few words.

میں نے ریسنگ کے سلسلہ میں جب اپنے خیالات کا اظہار کیا تو پراھیبیشن کا بھی ذکر کیا ہے - میں پراھیبیشن کو اس بیسس پر نہیں رکھتا - پراھیبیشن ھونا چاھئے یا نہیں اس وقت میں اس بحث میں جانا نہیں چاھتا - لیکن میں سمجھتا ھوں کہ پراھیبیشن میں اسپیکیولیشن (Speculation) کا موقع نہیں رھتا - گیامبلنگ (Gambling) کے لئے ھم یہ سمجھتے ھیں کہ حکومت اسکی روک تھام کرتی ہے لیکن آج کل ھارس ریسنگ ایک سیولائزڈ گیمبلنگ (Civilized gambling) ہے اور اس پر پیسہ لگا کر ایک دھندہ بنایا جا رھا ہے - اسلئے میں کہونگا کہ اسپیکیولیشن کو روکا جائے - میرا یہ دعوی ہے کہ کانگریس ھی کی جانب سے پونا ریس کورس کو بند کرنے کے لئے ایجیٹیشن (Agitation) کیا گیا تھا - اسکو ایر ٹو ایر (Year to year) لیز (Lease) دیا گیا - وھاں یہ ھوا کہ اس سال کے لئے رھنے دیا جائے - آئندہ سال بند کیا جائیگا پھر دوسرے سال تیسرے سال کے لئے لیز دیا گیا - اسبارے میں بمبئی میں ایجیٹیشن ھوا تھا - اور اس زمانے میں ھمارے جو خیالات اور جو لیٹریچر تھا وہ اسکے خلاف تھا - اسلئے اب اگر وہ خودبخود بند ھو رھی ہے تو اس بری چیز کو بند ھونے دیا جائے -

شری سری پت راؤ نو اسیکر (اورنگ آباد) - پوائنٹ آف آرڈر - فرسٹ ریڈنگ ختم ھونے کے بعد جب دوسری ریڈنگ کے لئے موشن ہے تو رولس کے لحاظ سے ایسا قاعدہ نہیں ہے کہ اسپیچ دی جائے - یہاں لیڈر آف دی اپوزیشن جو اسپیچ دے رہے ھیں وہ کسی طرح صحیح نہیں ہے -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - مسٹر اسپیکر سر - اس سلسلہ میں مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ سکنڈ ریڈنگ کے لئے موشن آتا ہے - اور ھماری رائے میں نو (No) یا یس (Yes) ھو تو موشن پر بولنے کا پورا ادھیکار ہے - اسلئے میں نے ابھی جو خیالات ظاھر کئے ھیں وہ رولس کو دھیان میں رکھکر ھی کئے ھیں -

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - عموماً اسپیچ نہیں دیجاتی لیکن اگر ممبر چاھے تو سکنڈ ریڈنگ کے وقت بھی اسپیچ دے سکتے ھیں -

**Dr. G. S. Melkote :* Mr. Speaker, Sir, I think I should take a hint from the short speech of the Leader of the Opposit-

tion that he favours the Government considering the enforcement of prohibition as well as abolition of racing. I have already stated that Government have not considered this matter. This is simply a measure and the intention is only to give certain relief to the club which is conducting the races. I would therefore request the House to pass this amending Bill and if it is the intention of the House that Government should consider the moral aspect involved in races etc., I shall place the matter before Government and apprise the House of the result later.

I have nothing further to say.

Mr. Deputy Speaker : The question is :

"That L.A. Bill No. XX of 1953, a Bill further to amend the Hyderabad Horse Racing and Betting Tax Regulation, 1358 Fasli, be read a second time."

The Motion was adopted.

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - کل بارہ بجے تک اس بل پر امنڈمنٹس دئے جاسکتے ہیں ۔

L. A. Bill No. XXII of 1953, the Hyderabad General Sales Tax (second Amendment) Bill, 1953.

Dr. G. S. Melkote : Mr. Speaker, Sir, I beg to move :

"That L.A. Bill No. XXII of 1953, a Bill further to amend the Hyderabad General Sales Tax Act, 1950, be read a first time."

Mr. Deputy Speaker : Motion moved :

***Dr. G. S. Melkote :* Mr. Speaker, Sir, The Hyderabad General Sales Tax (Second Amendment) Bill, 1953, which is before the House is a very simple measure. In the General Sales Tax (Amendment) Bill, 1953, which was passed during**

the last session only the words 'Refrigerators and Air-conditioning plants' were mentioned and they were not exactly defined ; Spare parts and accessories of these things were not mentioned there. Taking advantage of this, the business people dealing in these articles have been saying that since spare parts and accessories of refrigerators and air-conditioning plants have not been mentioned therein, no luxury tax should be imposed on them. All these things are luxury articles and it is beyond my comprehension as to why they should not be taxed. So I have brought this measure, through which we intend to include parts and accessories of refrigerators and air-conditioning plants as liable to taxation. I hope that since these articles are used only by the rich, who can afford to pay the tax, the first reading of the Bill will be passed by the House without any discussion.

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔ ایکٹ میں ایک کمی رہگئی تھی اسکو پورا کرنے میں کوئی اعتراض نہ ہونا چاہئے۔ میرا یہی خیال ہے۔

Mr. Deputy Speaker : The question is :

"That L. A. Bill No. XXII of 1953, a Bill further to amend the Hyderabad General Sales Tax Act, 1950, be read a first time."

The motion was adopted.

Dr. G. S. Melkote : Mr. Speaker, Sir, I beg to move :

"That L. A. Bill No. XXII of 1953, a Bill further to amend the Hyderabad General Sales Tax Act, 1950, be read a second time."

Mr. Deputy Speaker : The question is :

"That L. A. Bill No. XXII of 1953, a Bill further to amend the Hyderabad General Sales Tax Act, 1950, be read a se cond time."

The motion was adopted.

Mr. Deputy Speaker : I think there are no amendments to this Bill. Now, I shall put it to vote clause by clause.

The question is :

"That Clause 2 stand part of the Bill".

The motion was adopted.

Clause 2 was added to the Bill.

Mr. Deputy Speaker : The question is :

"The Short title' Commencement and preamble stand part of the Bill.

The motion was adopted.

The Short title, Commencement and Preamble were added to the Bill.

Dr. G. S. Melkote : Mr. Speaker, Sir, I beg to move :

"That L. A. Bill No. XXII of 1953, a Bill further to amend the Hyderabad General Sales Tax Act, 1950, be read a third time and passed."

شری وی۔ ڈی۔ دشپانڈے - یہ بل تھرڈ ٹائم ھاؤس کے سامنے آیا ہے - اس موقع پر میں یہ خیال ھاؤس اور آنریبل فینانس منسٹر کے سامنے ظاھر کرنا چاھتا ھوں کہ بمبئی میں سیلس ٹیکس اسٹاڈکیا جا رھا ہے اور جیسا کہ ھمارے ھاؤس میں کئی مرتبہ کہا گیا سنگل پوائنٹ ٹیکس زیادہ فائدہ مند ہے بمبئی میں بھی یہ خیال کیا جا رھا ہے۔ اگر چیکہ وھاں اب بھی کنٹراورسی (Controversy) باقی ہے - میں امید کرتا ھوں کہ آنریبل فینانس منسٹر جس طرح ریفریجریٹر کے تعلق سے سوچے ھیں اسی طرح عوام کے تعلق سے سوچتے ھوئے ٹیکس کو سنگل پوائنٹ (Single Point) بنایا جائےگا اس سلسلہ میں پی - ڈی - ایف پارٹی کی جانب سے راج پرمکھ کے پاس سجھاؤ بھیجا گیا ہے - لیکن جیسے کہ ھر وقت اجازت نہیں دیجاتی ھاشد اس وقت بھی اجازت نہ دیجائے - چونکہ اکسچکر کو بھی نقصان ھو رھا ہے اسلئے آنریبل فینانس منسٹر اسبارے میں غور فرمائیں تو مناسب ہے -

Dr. G. S. Melkote : Mr. Speaker, Sir, I have just returned after two months from the continental tour and am catching up with the events that have occurred in the country during my absence. I shall consider the proposal and do what is necessary.

Mr. Deputy Speaker : The question is :

"That L. A. Bill No. XXII of 1953, a Bill further to amend the Hyderabad General Sales Tax Act, 1950, be read a third time and passed."

The motion was adopted.

L. A. Bill No. XIX of 1953, the Hyderabad Abkari (Amendment) Bill, 1953.

Mr. Deputy Speaker : Let us now proceed to the next item on the Agenda, i.e., first reading of L. A. Bill No. XIX of 1953, the Hyderabad Abkari (Amendment) Bill, 1953.

श्री. गोपिडी गंगारेड्डी (निर्मल आम) :—अध्यक्ष महाशय, यह जो आबकारी अमेंडमेंट बिल है अुसका तर्जुमा हमको नहीं दिया गया है। और आज अिसको फर्स्ट रीडिंग के लिये लिया जा रहा है। कोअी भी बिल असेंब्ली के सामने अिसलिये लाया जाता है कि मेंबर्स अपनी अपनी राय अुसपर जाहिर कर सकें। क्योंकि जनता ने अपने फायदे के लिये अिनको चुनकर दिया है। और जो मेंबर्स यहां चुनकर आये हैं अुनमें से ७५ फीसद मेंबर्स अैसे हैं जो कि अंग्रेजी भाषा नहीं जानते हैं। जो बिल अभी तकसीम हुआ है वह अंग्रेजी में तकसीम हुआ है। अिसलिये जिनको अंग्रेजी नहीं आती है वह ठीक तौर पर अपने ख्यालात यहां नहीं रख सकते हैं। सबकी ठीक राय यदि मालूम करनी है तो जैसा यह अंग्रेजी में तकसीम किया गया है वैसा ही अुसका तर्जुमा भी हमें मिलना चाहिये। और वह तर्जुमा मिलने के बाद ही अिस बिल की फर्स्ट रीडिंग की जाय अैसी मेरी आपसे दरख्वास्त है।

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - بزنس کمیٹی میں کیا طے ہوا ہے؟ کیا آپ (شری وی - ڈی - دیشپانڈے) روشنی ڈال سکتے ہیں ؟

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - بزنس کمیٹی میں یہ مسئلہ آیا تھا - وہاں شدت کے ساتھ یہ محسوس کیا گیا کہ بلز الگ الگ زبانوں میں ترجمہ ہوکر ہاؤس میں آنے چاہئیں - اسکے ساتھ یہ بھی محسوس کیا گیا کہ موجودہ بلز کے ترجموں کا فوری حاصل کیا جانا ناممکن ہے اسلئے فسٹ ریڈنگ کی حد تک تو کام جاری رکھا جائے - سیکنڈ ریڈنگ کے موقع پر اسکا ترجمہ ممبرس کو ملنا چاہئے -

شری بی - سری راملو (منتھنی) - اسپیکر سر - آنریبل ممبر نرمل نے کئی مرتبہ ترجموں کے بارے میں شکایت کی ہے - اور اتنی جگہ شکایت کی ہے کہ بیان سے باہر ہے - آنریبل چیف منسٹر نے بھی وعدہ کیا تھا کہ کل یا پرسوں انتظام کردیا جائیگا - لیکن کچھ بھی نہیں ہوا - جب پروسیجر کے ترجمے ہی ممبرس کو نہ ملیں تو یہ کیسے ممکن ہے کہ پروسیجر لیول پر ہو سکے ؟ ہم کسطرح کام کرسکتے ہیں ؟ میں مکرر پرارتھنا

کرونگا کہ ترجموں کا جلد سے جلد انتظام کیا جائے تو مناسب ہے تا کہ اسمبلی کا پروسیجر اچھی طرح چل سکے ۔

वाणिज्य अुद्योग तथा श्रम मंत्री (श्री. वि. के. कोरटकर) :—अध्यक्ष महाशय, बिजिनेस कमिटी में यह तय किया गया है कि फर्स्ट रीडिंग के लिये यह बिल लिया जाय। अिसका तर्जुमा अभी हो रहा है, और सेकंड रीडिंग के वक्त वह छपकर आजायेगा। तबतक फर्स्ट रीडिंग किया जाय।

श्री. गोपिडी गंगारेड्डी :—अध्यक्ष महाशय, मेरा कहना तो यही है कि फस्ट रीडिंग के वक्त ही हमको यह तर्जुमा दिया जाय तो ज्यादा अच्छा होगा। और यदि अिस वक्त यह न दिया जाय तो मेरी दरख्वास्त यह है कि सेकंड रीडिंग के वक्त भी हमको डिबेट करने का मौका दिया जाय। किसी भी बिल पर अपनी राय जाहिर करने का मौका तो फस्ट रीडिंग के वक्त ही दिया जाता है। सेकंड रीडिंग के वक्त तो आमतौर पर यह मौका नहीं रहता है। तर्जुमा यदि सेकंड रीडिंग के वक्त आया तो हम अपनी राय नहीं जाहिर कर सकेंगे। सब बिल्स अंग्रेजी में आने की वजह से हम अपने ख्यालात अुसपर जाहिर नहीं कर सकते हैं, और हमको अपने साडेबारह रुपये भत्ता लेकर घर जाना पडता है, तो मेरी प्रार्थना यही है कि फस्ट रीडिंग के वक्त ही हमको अिस बिल का तर्जुमा दिया जाय।

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - جب بزنس کمیٹی میں یہ تصفیہ ہوچکا ہے کہ بلس آئینگے تو مختلف لینگویجس میں ترجمے بھی دینے کی کوشش کی جائیگی تو عنقریب اس پر عمل ہوجائیگا ۔ اس لحاظ سے فی الوقت تو ہم اس بل کی فسٹ ریڈنگ لے لینگے ۔ سکنڈ ریڈنگ تک ترجمہ کا بندوبست ہو جائیگا ۔

شری عبدالرحمن (ملک پیٹھ)۔تو کیا ترجمہ ملجانے کے بعد پھر فسٹ ریڈنگ ہوسکیگی؟

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - وہ کیسے ہوگا ؟ اب تو فسٹ ریڈنگ ہوگی ۔ اگر ڈسکشن باقی رہجائے تو کنٹینیو(Continue) ہوسکیگا ۔

Shri K. V. Ranga Reddy : Sir, I beg to move :

"That L. A. Bill No. XIX of 1953, a Bill to amend the Hyderabad Abkari Act (No. I of 1316 F.) be read a first time."

Mr. Deputy Speaker : Motion moved.

شری کے۔ وی۔ رنگا ریڈی۔ اس مسودہ قانون ترمیم قانون کو میں نے اس لئے پیش کیا ہے کہ اس سے پہلے سنہ ۱۳۱۶ف کے قانون کے لحاظ سے تعہدی سسٹم نافذ تھا ۔ اس سسٹم کے لحاظ سے احکام وضع کئے گئے تھے ۔ اسکے بعد سنہ ۱۳۴۰ف میں مدراس سسٹم اسٹیٹ میں نافذ ہوا اور اس سلسلے میں وقتاً فوقتاً گشتیات بھی نافذ ہوتی رہیں ۔ اور قواعد بھی وضع کئے گئے ۔ ابتک مدراس سسٹم نافذ ہے ۔ لیکن اس میں آنے

دن دقتیں پیش آرہی ہیں - اسلئے اس قانون کو حالات کے مطابق بنانے کے لئے اس میں ترمیمات کی ضرورت محسوس ہوئی - بعض لفظی ترمیمات کی ضرورت بھی محسوس کی گئی - جیسے اس میں پہلے " قانون تعزیرات آصفیہ " کے الفاظ تھے - اب "قانون تعزیرات ہند " کے الفاظ قایم کئے گئے - اس طرح کئی جگہ وہ تعلقدار کا لفظ استعمال ہوا ہے - اب چونکہ تعلقدار کے بجائے کلکٹر کام کر رہے ہیں اسلئے تعلقدار کی بجائے " کلکٹر " کا لفظ قایم کیا گیا - اسی قسم کی اکثر لفظی تبدیلیاں ہیں - حقوق کی حدتک بھی درختان سیندھی و تاڑ وغیرہ کے حقوق میں تبدیلی ہوئی ہے۔ پہلے زمانے میں درختان خواہ وہ سرکاری زمینات پر ہوں یا خانگی زمینات یعنے پٹہ یا انعامی زمینات پر ہوں تو ہر صورت میں وہ ملک سرکار تصور کئے جاتے تھے - لیکن سنہ ۱۹۰۱ع میں اس اصول میں تبدیلی ہوئی - اور یہ طئے کیا گیا کہ اگر کسی کے پٹہ کی آراضی پر درحت واقع ہوتو پٹہ دار کو حقوق مالکانہ رہینگے - اور اس کو ٹری ٹیکس کے تناسب سے ایک چوتھائی حق مالکانہ لینے کا حق ہوگا - اس لحاظ سے بھی قانون میں ترمیم کی گئی ہے - علاوہ ازیں زمانہ سابق کے مقابلہ میں زمانہ حال میں ملک کے حالات میں بہت تبدیلی ہوئی ہے - بعض احکام غیر موثر ہوگئے ہیں - جنکی وجہ سے سرکاری رقوم کی وصولی میں رکاوٹیں پیدا ہو رہی ہیں - ایسی رکاوٹوں کو بھی دور کرنا ان ترمیمات کا مقصد ہے - اسکے علاوہ آجکل خلاف ورزیوں کی تعداد بھی بڑھتی جا رہی ہے - اس کا انسداد بھی ضروری ہے - سنہ ۱۳۱۶ف کے قانون کے لحاظ سے خلاف ورزی کی صورت میں ملزم کو گرفتار کرکے عدالت میں پیش کیا جاتا ہے - عدالت میں اسکو دو چار روپیے جرمانہ ہوتا ہے اور وہ چھوٹ جاتا ہے - اس سے جرایم کا انسداد نہیں ہوتا اور خلاف ورزیاں دن بدن بڑھتی جا رہی ہیں - میں حال ہی کا ایک واقعہ هاؤس کے سامنے پیش کرتا ہوں تا کہ هاؤس کو اس کا کچھ اندازہ ہوسکے - نظام آباد میں خفیہ کشید کی بھٹی گرفتار کی گئی - مال منضبطہ میں شراب کشید کرنے کا ایک بانس کا پائیپ تھا جو چار پانچ پیسے کا ہوگا - جب پنچنامہ کیا جا رہا تھا تو وہاں کلکٹر اور مہتمم سب موجود تھے - ملزم کہتا ہے کہ آپ مجھے تو چالان کرینگے اور عدالت میں چار پانچ روپئے جرمانہ ہوکر میں چھوٹ جاؤنگا - یہ چار پانچ پیسے کا بانس کا پائیپ آپ کیوں ضبط کر رہے ہیں اس سے میرا نقصان تو نہیں ہوگا البتہ مجھے دو بارہ اپنا کام کرنے کے لئے اس چار پانچ پیسے کے بانس کو لانے کی غرض سے تین چار میل جانا پڑیگا اسلئے کم از کم اسکو تو چھوڑ جائیے تا کہ بھٹی کا کام جاری رہے - تو اسطرح سزائیں کم ہونے سے اتنی ھدتیں بڑھ گئی ہیں اور خلاف ورزیوں کا کوئی انسداد نہیں ہو رہا ہے - اس ترمیم کے ذریعہ جرمانہ اور قید کی سزاؤں میں اضافہ کیا گیا ہے - بعض صورتوں میں سزائے قید لازمی قرار دی گئی - اهم ترمیمات تین ہیں - ایک تو ازدیاد سزا کے لئے - دوسرے معاملات کی رقم موثر طور پر وصول کرنے کے لئے تیسرے خلاف ورزیوں کے انسداد کے لئے - باقی لفظی ترمیمات ہیں - میں اپیل کرتا ہوں کہ اس ترمیمی مسودہ قانون کو منظور کرلیا جائے۔

* شری کٹار ام ریڈی(نلگنڈہ ۔ عام)مسٹراسپیکر سر۔قانون آبکاری کی ترمیم کے متعلق متعلقہ منسٹر نے بالکل سہل الفاظ میں یہ کہنے کی کوشش کی کہ پہلے مدراس سسٹم تھا ۔ اسکو بہتر بنایا جا رہا ہے ۔ لفظی ترمیات کی جا رہی ہیں ۔ جیسے تعلقدار کی بجائے کلکٹر ۔ پینل کوڈ وغیرہ ۔ لیکن اس بل میں بعض ترمیات کو بہت مبہم اور وائیڈ طریقے سے پیش کیا گیا ہے ۔ تعریفات میں آبکاری ریوینیو سےیہ مرا د ہے کہ

'Abkari Revenue' means revenue derived or derivable from any duty, fee, tax, fine or confiscation.

یہ جو پہلے تھا ۔ اسکے بعد

Imposed or ordered under the provisions of this Act, or of any other law for the time being in force relating to liquor.

مگر یہ کہنے کی کوشش نہیں کی گئی کہ فلاں قانون کے فلاں سکشن کے تحت یہ آتا ہے ۔ اس میں شامل کیا گیا ۔ یہ بالکل مبہم رکھا گیا ہے ۔

اسکے بعد پاورس میں تعلقدار کسی شخص کو اپائینٹ کرسکتا ۔ اب تعلقدار کی تعریف میں یہ اضافہ کیا گیا ہے

"Collector" means a Collector of land revenue or any person appointed under section 8 to exercise all the powers and to perform all the duties of a Collector under this Act."

اس میں صرف انسپکٹر کو ایسے اختیارات دئےگئے ہیں ۔

اسکے بعد خاص کر دفعہ (۳) کو دیکھنے کی ضرورت ہے ۔ اس دفعہ میں اس سے پہلے یہ تھا کہ

" سرکارعالی کو اختیار ہوگا کہ ایسے شرائط پر جو مناسب معلوم ہوں مدت معین کے لئے کسی شخص کو کسی مقام میں

(۱) کسی مسکر یا منشی شئے یا گل مہوہ کی فراهمی ۔ تیاری یا فروخت کا بالاشتراك یا بالانفراد تعہد دیں ۔

توضیح ۔ تعہد کا نفاذ اس وقت تک نہوگا جب تک کہ تعلقدار یا کوئی اور عہدہ دار مجاز مقررہ نمونہ کے بموجب اجازت نامہ نہ دے ۔

(۲) اختیار متذکرہ ضمن (۱) سرکارعالی کسی عہدہ دار کو عطا کرسکینگے ۔

اس میں حکومت ایسے غیر معمولی اختیارات حاصل کرنا چاہتی ہے جو بہت زیادہ ہیں ۔ اس میں وائیڈ پاورس ہیں ۔

The Government may by notification in the Jarida and subject to such conditions as it may think fit to prescribe, exempt any liquor or gulmohwa either wholly or partially from all or any provisions of this Act either generally or in any specified area or for any specified period or occasion or as regards any specified person or class of persons.

یہ ایسے پاورس ہیں کہ اس سے لوگوں کو غیر معمولی نقصان ہوتا ہے ۔ اور اگر فائدہ کرنا ہوتو اقربا نوازی اچھی طرح ہوسکتی ہے ۔ سپریم باڈی میں ایسے پاورس ہونے چاہئیں ۔ ایسے پاورس اسمبلی میں پاس کر کے لئے جا سکتے ہیں ۔

سکشن (۶) بھی قابل غور ہے۔ اس میں یہ ہے کہ

"Where a contract for selling sendhi at a particular place and for a specified time is granted under section 4 to any person, Government, may, by notification in the Jarida, declare that such a grantee shall be competent to issue licence for transport of sendhi in such quantity and subject to such conditions and restrictions as may be prescribed by the Government in this behalf, and a licence so issued shall have the same effect as that granted by the Collector or any lawful authority under section 15 ".

اس میں مستاجر کو یہ حق دیا گیا ہے کہ اپنے علاقے میں سیندھی لا سکتا ہے ۔ آنریبل منسٹر آبکاری نے کہا ہے کہ یہ جرائم کا انسداد کرنا نہیں ہے بلکہ جرائم کو بڑھانا ہے اسلئے ایسے اختیارات مستاجرین کو نہیں ملنے چاہئیں ۔ خلاف ورزی کو روکنے کے لئے سختی پیدا کرنا چاہئے ۔ مستاجر جو منظوری حاصل کرے اسکو استعمال کرے ایسا نہیں ہونا چاہئے ۔ لینڈ ریوینیو ایکٹ میں ترمیم کی وجہ سے یہ نہیں ہوا ہے بلکہ خاص طبقہ کو فائدہ پہنچانا مقصود تھا ۔ اور اسکے ساتھ ساتھ معمولی اور غریب لوگوں پر ظلم کرنا منظور تھا ۔ میں دفعہ (۷) کو ملاحظہ میں لانا چاہتا ہوں ۔ " جب تعہد دار یا اسکے ضامن سے حسب شرائط تعہد رقم وصول نہ ہوتو سرکارعالی کو اختیار ہوگا کہ تعہد دار یا اسکے ضامن کو بقدر زر ضمانت نقصان کا ذمہ دار قرار دیکر اپنا انتظام قائم کرنے یا بفسخ تعہد دوسرے شخص کو دے ۔"

اسکے بعد دفعہ (۴۳) یہ ہے کہ

"۱ ۔ محصول آبکاری رقم تعہد یا اور رقم جو سرکارعالی کو واجب الوصول ہو ذمہ دار اصلی یا اس کے ضامن سے یا بصورت متذکرہ دفعہ (۷) وہ رقم جو تعہد دار قاصر

کو واجب الوصول ہو اسکے شکمیداروں یا ماقحت کے دکانداروں سے مثل بقایا زر مالگزاری وصول کی جاسکے گی ۔

۲ ۔ تعہد دار اپنے شکمیداروں سے رقم واجب ادا اندرون ایک سال مثل بقایا' مالگزاری بہ توسط تعلقدار وصول کراسکے گا ۔ ،،

اسکے بعد دفعہ (۷) کے لحاظ سے جن لوگوں سے وصول کیا جاسکتا تھا اسکا پراویژن تھا ۔ آنریبل منسٹر آبکاری نے مستاجرین کو اپنے لاڑ سے پالنے کی کوشش کی ہے اسلئے ایسا پراویژن اس میں رکھا گیا ہے ۔ مستاجرین معاملات حاصل کرنے کے لئے آتے ہیں تو آپ ان سے صداقت نامہ معتبری لیتے ہیں اسکے باوجود جب وہ لوگ کلالوں کو قول پر دیتے ہیں تو ان پر بھی اپنا ہاتھ رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے ۔ جن شرائط پر تعہد دیا جاتا ہے ان پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے نہ کہ معصوم لوگوں کو مصیبت میں مبتلا کیا جائے ۔ یہ طریقہ مناسب نہیں ہے ۔ اس کے اسپلیکیشنس (Implications) کیا ہونگے آنریبل منسٹر نہیں سمجھ رہے ہیں ۔ غریبوں پر اسطرح ظلم ہوگا ۔

"7 (1) All duties, fines fees, and other moneys payable to Government, under any of the provisions of this Act or of any licence or permit issued under it, and all amounts due to Government by any grantee of a privilege or by any licensee under this Act or by any person on account of any contract relating to the excise revenue may be recovered from the lessee or his surety or every such person who may have occupied the business relating to such lease to the extent of the amount due from him to the lessee in respect of the period of occupation of such person, as if they were arrears of land revenue.

یعنی قانون مالگزاری کے تحت جسطرح بقایا' وصول کیا جاتا ہے اسطرح وصول کیا جا رہا ہے ۔ ان باتوں پر غور نہیں کیا جا رہا ہے کہ مستاجرین سے کیا شرائط طے پائے ہیں ۔ جہاں یہ معلوم ہو جائے کہ بقایا ہے تو بس سیندھی تاسنے والوں سے وصول کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے ۔ جس سے غریب سیندھی تانسنے والوں کو نقصان ہوگا ۔ دوسرا سکشن یہ ہے ۔

(2) In case of default of payment of Abkari revenue by the lessee the Government may also proceed to make its own arrangements or resell by cancelling the existing lease of such defaulter and recover the loss in revenue in the manner prescribed in sub-section (1)".

جب آپ یہ سمجھتے ہیں کہ ڈیفالٹر ہوتو پھر آپکو پراویژن ہے کہ معاملات کو آپ دو بارہ ہراج کرسکتے ہیں تو پھر ایسے شرائط کی موجودگی میں آپ ایسی کوشش کیوں

کررہے ہیں ۔ یہ بیجا کوشش ہے ۔ مجھے تجربہ ہے کہ کنٹراکٹر سے تین مہینے کی دھڑوت وصول کرلیجاتی ہے ۔ وہ گورنمنٹ پر بقایا رکھتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ کیا کروں کلال نہیں دےرہے ہیں ۔ اس پر آرڈر دیا جاتا ہے کہ کلال سے وصول کیا جائے۔ اسپر وہ پریشان ہو جاتا ہے ۔ جب وہ تحقیقات کے لئے درخواست دیتا ہے تو کوئی شنوائی نہیں ہوتی اور پولیس کی مدد سے اوس سے رقم وصول کی جاتی ہے ۔ جب چند شرائط کے تحت آپ کنٹراکٹ دیتے ہیں تو ان میں تبدیلی کی ضرورت کیا ہے ۔ اگر کنٹراکٹ دینے سے معاملات نہیں سلجھ سکتے تو پھر کنٹراکٹ دینے کی ضرورت کیا ہے ۔ میں کہونگا کہ اگر یہ طریقہ اختیار کیا جائے تو اڈمنسٹریشن ٹھیک نہیں ہوسکتا ۔

اسکے بعد سکشن (۱۳) ہے ۔ آنریبل منسٹر آبکاری فرماتے ہیں کہ آزادی کے بعد سے بہت کچھ حقوق دےگئے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو حقوق دےگئے ہیں ان سے دیہاتیوں کو مزید پریشانی میں مبتلا ہونا پڑا ۔

13-A. When sendhi yielding Abkari trees are tapped without licence, the tax due shall be recoverable where practicable from the tapper...

اگر آپ سے عملاً کچھ ہوسکتا ہے تو ٹیاپر کے ساتھ کچھ کیجئے۔ اگر نہیں تو کم از کم اس پر جو قبضہ ہے وہ برخاست کیجئے ۔ اگر لینڈ کا مالک اطلاع نہیں دیتا ہے تو وہاں بھی اس پر پابندی عائد کی گئی ہے ۔ ابسنٹی لینڈ لارڈ (Absentee Landlord) جب وہاں نہیں رہتا ہے تو اس پر ذمہ داری عائد کی جاتی ہے ۔

"...or if it cannot be so recovered, from the occupier of any, of the land....

گویا ہم ثابت کرو کہ تمہارے علم کے بغیر ایسا کیا گیا ہے۔ فرض کیجئے سو درخت کی رقم تحصیل میں جمع کی جاتی ہے ۔ پٹواری کو اطلاع رہتی ہے کہ کتنے درخت تراشے گئے ہیں وہ قولداروں سے پیسے لیکر تراشنے کی اجازت دیتا ہے لیکن مصیبت لینڈ اونر پر پڑتی ہے ۔

or if the trees do not belong to the occupier of the land or if the land is not occupied...."

عملاً پروپرایٹری رائیٹس سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ دوسرے امنڈمنٹ کے بعد اب گذشتہ اصول باقی نہیں رہے ۔ اس میں کرنا یہ ہے کہ مالک آراضی پر ذمہ داری چھوڑنا چاہئے۔ ان ذمہ داریوں کے ساتھ آپکو تعہد لینا ہے تو لیجئے ۔ لیکن حقوق مالکانہ پروپرائیٹر کو ملنے چاہئیں ۔ نا جائز طور پر درخت تراشے جاتے ہیں تو اسکی ذمہ داری مالک آراضی پر عائد کی جاتی ہے ۔ جب معاملات پٹیل پٹواری کی سازش سے ہوتے ہیں تو آپ ہی بتائے کہ دیہات میں کتنے لوگ تعلیم یافتہ ہیں ۔ جب پٹیل پٹواری خود رپورٹ نہیں

کرتے تو یہ بیچارے کیا کرسکتے ہیں ۔ غریب جو جاہل ہیں وہ متاثر ہوتے ہیں ۔ اسکے بعد دفعہ (۷) میں یہ لانے کی کوشش کی گئی ہے کہ مستاجر ہی نہیں بلکہ مستاجر کے ذریعہ سے جتنے ٹیاپر ہیں ۔ دفعہ ۱۴ میں ذکر ہونے کے بعد دفعہ ۷ میں کیا ایسا لاسکتے ہیں غور طلب ہے ۔

"..from the person if any, who owns or is in possession of the trees unless he proves that the trees were tapped without his knowledge."

14. No lessee shall, except with the permission of Government declare any person to be his partner; and such partner shall not be competent to act as such until he has obtained a licence to that effect from the Collector or any other competent officer.".

جب ایک اصول کے لحاظ سے ایک حصہ دار کو بلا احکام مجاز کے حصہ دار قرار نہیں دیاجاتا ہے تو ایک مستاجر سے جو درخت لیتا ہے اسکی رقم اس سے وصول کرنے کی کوشش کیوں کی جاتی ہے ۔ یہ کہاں تک درست ہے ۔ اسکے بعد دفعہ (۱۹) قابل ملاحظہ ہے ۔

"19-A (1) Whenever an offence has been committed which is punishable under this Act, the Excisable articles, material, still, utensil, implement or apparatus in respect of or by means of which such offence has been committed shall be liable to seizure."

اگر وہ اشیاء جنکے متعلق خلاف ورزی ہوتی ہو ضبط ہوں تو اور بات ہے مگر ایک کلال ہے درخت پر چڑھنے کے آلات وغیرہ اسکے پاس ہیں تو وہ کیسے ضبط کئے جاسکتے ہیں ۔ کلال ایک موروثی پیشہ ورہے اگر اس سے کوئی خلاف ورزی ہوئی ہوتو اسکو مستاجر کے سامنے لایا جاتا ہے اور مستاجر کی ذمہ داری اس پر عائد کی جاتی ہے ۔ بعض جگہ ایسا ہوا ہے ۔

اسکے بعد سکشن (۲۵) ہے اوس میں یہ ہے ۔

Sec. 25 (2): In case of illegal tapping of sendhi trees situated on land occupied by a pattadar, tenant or any other person, the provisions contained in section 87-A of the Hyderabad Land Revenue Act shall, so far as may be, having regard to the provisions of section 13-A, apply.

وہی چیز پھر جرم کی تعریف میں داخل کئے ہیں ۔ مگر بعض مقامات پر ایسا ہوتا ہے کہ کاشتکار یا پٹہ دار یا ٹیننٹ جاہل ہوتے ہیں ۔ اور مستاجر اور پٹیل پٹواری کی سازش کی وجہ سے اطلاع دینے کے بعد بھی جرم میں پھنس جاتے ہیں ۔ اگر چہ کہ مستاجر

رقم جمع کرنے کے بعد اور پٹیل پٹواری کے تصفیہ کرنے کے بعد رقم ملیگی مگر اس سے پہلے تو جرم عائد کیا جائیگا اور عدالت میں اس جاهل کاشتکار کو کھینچ لایا جائیگا - یہاں سزا میں بھی اضافہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے - خلاف ورزی کے انسداد کے لئے یہ ضروری ہے لیکن مستاجرین آبکاری اور عہدہ داران آبکاری کے لئے تو منسٹر صاحب آبکاری بالکل نرم ہو جاتے ہیں - مستاجرین سے جرم کی خلاف ورزی ہوتی ہے تو پانچ سو روپیہ جرمانہ کیا جاتا ہے اور رعایا کوئی خلاف ورزی کرتی ہے تو ہزار روپیہ جرمانہ ہوتا ہے - مستاجرین کو اکسپلینیشن دینے کا بھی اختیار رہتا ہے - سکشن (۳۲) کا ضمن (اے) یہ ہے -

Sec. 32-1 (A)—Nothing in sub-section (1) shall apply to an offence punishable under sub-section (1) of section 38.

اگر مستاجرین اس کی زد میں آتے ہیں تو نرم برتاؤ کیا جاتا ہے - دیہاتی آتے ہیں تو سختی کرنے کی کوشش کی جاتی ہے - اسکے بعد سکشن (۳۸) بھی دیکھنے کے قابل ہے -

Sec. 38. (1) In prosecutions under sections 31, 34 and 34-A it shall be presumed untill the contrary is proved that the accused person has committed an offence punishable under that section in respect of

(*a*) any liquor or sendhi, or,

اس میں یہ ہے کہ آبکاری والے جو مقدمہ لیتے ہیں یہ سمجھ کر لیتے ہیں کہ یہ جرم کیا گیا ہے - لیکن اس میں جو چیزیں رکھی گئی ہیں اون کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ نقل کی گئی ہے اور نقل کرتے وقت اس کا لحاظ نہیں کیا گیا کہ آیا پریکٹیکیل ہیں یا نہیں - اسکا ضمن (اے) یہ ہے -

(*a*) any liquor, or sendhi, or

اگر دوکان سے کوئی سیندھی لیجارہا ہے تو وہ کیا اس جرم سے چھوٹ سکے گا ؟ کیا اسکو بھی لیسنس جاری کیا جائیگا ؟ دفعہ ۳۲ ضمن (۱) یہ ہے -

Sec. 32 (1) Whoever, being the holder of a licence for the sale or manufacture of liquor or sendhi under this Act (*a*) mixes or permits to be mixed with liquor or sendhi, (*b*) with bad intent sells, keeps or exposes for sale..

پہلے کے جو دفعات ۳۱ و ۳۴ (اے) تھے اس میں یہ تھا کہ شراب بنانے والے یا سیندھی بنانے والوں کے پاس مال جمع رہتا ہے اس لئے اس کو جرم قرار دیا گیا - لیکن یہاں " ان لکر آر سیندھی " ہے - اگر کسی کے قبضہ میں سیندھی ہو تو اس پر یہ دفعہ عائد ہو جاتا ہے - پروویژن میں یہ نہیں ہے کہ پینے والوں کے پاس لیسنس ہوگا یا خریدنا

پڑیگا - اس لئے اس میں پیچیدگیاں پیدا ہونے کا امکان ہے - اسکے بعد سکشن (۴۳) ہے- میں یہ نہیں کہتا کہ خلاف ورزی کو روکنے کے لئے سخت سے سخت سزا نہ دیجائے - مگر قانون کا منشا یہ ہونا چاہئے کہ جو لوگ معصوم ہیں وہ قانون کی زد میں نہ آئیں- لیکن دفعہ (۷) اور (۴۳) کی ترمیم کرنے کے بعد اس قانون کا مقصد یہ ہو جاتا ہے کہ مستاجرین کا فائدہ کیا جائے اور ٹیاپرس (Tappers) کا گلا گھونٹا جائے چنانچہ اس سلسلہ میں منسٹر صاحب متعلقہ سے گفتگو کی گئی - انہوں نے فرمایا کہ ہم کیا کریں ہمارا بقایا رہتا ہے- چونکہ دوسرے لوگ مستاجرین سے معاملہ کرتے ہیں اس لئے اون سے بھی وصول کرنا پڑتا ہے - میں کہونگا کہ یہ غلط ہے - قانون پر دنیا چل سکتی ہے -کیوں نہیں آپ مستاجر کی جائداد ایک مرتبہ ہراج کرتے ؟ آپ تو ڈھیل دیتے ہیں اوس کو انکریج کرتے ہیں - اور بقایا وصول کرنے کے لئے ٹیپر کو لوٹنے کی کوشش کرتے ہیں - کیا آپ مجھے بتاسکتے ہیں کہ سنہ ۱۹۵۰ع سے اب تک کتنے ایسے مستاجرین کی جائدادیں ہراج کی گئیں جن کا بقایا تھا ؟ اگر کوئی کلال بقایا رکھتا ہے تو اوسکو دروازے تک کھینچ کر لیجاتے ہیں - ایک شخص جو تحت قانون ذمہ دار ہے اوسکو اس ذمہ داری سے کیسے بری کیا جاسکتا ہے ؟ سکشن (۴۴) میں تو مذاق کیا گیا ہے - سیول کورٹ کے جو اختیارات ہیں وہ منسٹر صاحب آبکاری اپنے تحت رینا چاہتے ہیں - اس میں یہ ہے کہ -

Section 48 : The lessee may with one year cause all amounts due to him to be realised through the Collector in the manner....

گویا ٹیپر اگر خلاف ورزی کرے تو آپ خود منافع وصول کرکے مستاجرین کو دینگے - یہاں یہ کہا گیا ہے -

Provided that —

(*a*) the lessee has paid all amounts due from him to Government ; and

(*b*) such person has occupied the business on the basis of a written agreement between him and lessee and such agreement is produced and proved to have been attested in the prescribed manner before the Collector or such other officer as may be authorised by Government in this behalf.

اگر حکومت کا منشا یہ رہتا کہ اس نے چونکہ اگریمنٹ کیا ہے اس لئے اسکو اس کا اختیار ملنا چاہئے تو آپ اسکو راستہ بتائے کہ قانون معاہدات کے تحت وہ سیول کورٹ میں جاکر رجوع ہو جائے - لیکن اس میں تو بھائی وائی کا قصہ ہے- تعقدار اگریمنٹ دیکھینگے- پرووف بھی دیکھینگے- اور رقم وصول بھی کرکے دینگے - اس کا مطلب یہ ہے

که ایک مرتبه رسوم دیشمکھی تو ابالش هوگیا لیکن یه دوسرا رسوم دیشمکھی قائم کر رهے هیں که مستاجر تو برائے نام بولی دینگے - خرد گیر میں بیٹھے رهینگے - اور سرکار بڑی کارروائی کرلیگی - میں یه درخواست کرونگا که قانون کے لحاظ سے کس پر ذمه داری عائد هوتی هے - کن کی طرف سے احکام کی تعمیل نهیں هو رهی هے یه دیکھے بغیر اگر ایک آدمی نه ملے تو دوسرے پر اسکی ذمه داری ڈال دینا غلط هے اور ٹیپرس کے لئے مضرت رساں هیں - مجھے امید هے که منسٹر متعلقه ان پر غور کرینگے اور یه دیکھینگے که قانوناً گورنمنٹ کے پاس کون ذمه دار هے - اگر کوئی مستاجر رقم نه دے تو آپ اوسکا کنٹراکٹ کینسل کرسکتے هیں - اسکی جائداد کو هراج کرسکتے هیں - ویسا پروویژن چھوڑ کر دوسرے لوگوں پر ظلم کرنے کی جو کوشش کی جا رهی هے وه غلط هے -

*شری کے - اننت رام راؤ (دیورکنڈه) - مسٹر اسپیکر سر - معزز ایوان کے سامنے مسوده قانون آبکاری بابت سنه ۱۹۵۸ ع پیش هے - میں نے اس کا به غور مطالعه کیا - اس قانون کے اغراض و مقاصد میں جیسا که بیان کیا گیا هے اس میں اس امر کی انتهائی کوشش کی گئی هے که جو بقایا مستاجروں کے ذمه هے وه کس طرح وصول کیا جائے - یه بڑی کوشش کی گئی هے هر سال جو تعهد وصول هونے کا رهتا هے وه کس طرح وصول کیا جائے - لیکن انهوں نے اسکی ترتیب کے وقت عوام کی مشکلات کو ملحوظ نهیں رکھا - جو شخص یعنی مستاجر جو گورنمنٹ کے سامنے ذمه دار هے اس سے وصول کرنے کی بجائے ایک دوسرے شخص سے جو مستاجر سے معاهده کرتا هے قانون معاهده کے خلاف اس سے وصول کرنا پسند کیا - جو مستاجر گورنمنٹ کے ساتھ معاهده کرتا هے یا جو شکمیدار گورنمنٹ کے پاس پابند هوتا هے قانون معاهده کی رو سے اس کو آپ ذمه دار گردان سکتے هیں - لیکن ایک ایسا شخص جو مستاجر سے معاهده کرتا هے اور تعهد حاصل کرتا هے اور جو مستاجر کے پاس ذمه دار هے اوسکو ذمه دار گردانا گیا هے - گویا انهوں نے صرف اپنی رقم کی فکر کی - جیسا که اس قانون کے مقصد میں بتایا گیا هے هم کو تو صرف بقایا وصول هونا هے اسلئے آپ نے صرف اپنی رقم کی فکر کی معاهده کرنے والے کو آپ نے نهیں دیکھا - چاهے کسی نے بھی معاهده کیا هو - بعض دفعات ایسے هیں که قانون کی خلاف ورزی تو مستاجر کرتا هے - درختان آبکاری مستاجر تراشتا هے - اسکی خلاف ورزی کے سلسله میں اس کو ذمه دار گردانا چاهئے - لیکن وه پٹه دار اراضی جس کے قبضه میں درخت هوں اور جسکو خلاف ورزی کا علم نهیں هوتا وه متعدد مشکلات میں مبتلا هو جاتا هے - عهده داران دیهی کے اثرات وهاں هوتے هیں - مستاجر عهده داران دیهی سے سازش کرتے هیں اور خلاف ورزیاں کرتے هیں لیکن پھانسا اون کو جاتا هے جو درختوں کے مالک هوتے هیں - عهده داران آبکاری - عهده داران مال - گرداوران - اور عهده داران دیهی سب انسپکٹر و هیں - آٹھ آبکاری کے هونے کے باوجود ایک پٹه دار کو ذمه دار

گردانا جاتا ھے ۔ اور درختان کی تراش کے سلسلہ میں اسکو سزا دینے کی کوشش کی جاتی ھے ۔ دوسری چیز جو میں نے محسوس کی وہ یہ ھے کہ جب ھر مستاجر اپنے قولدار سے الگ معاملہ کرتا ھے اور اسکا پابند ھوتا ھے پھر کلکٹر کے ذریعہ یہ رقم وصول کرکے مستاجر کو دلانے کی کوشش کیوں کی جا رھی ھے ۔ ایسا معلوم ھوتا ھے کہ گویا حکومت مستاجروں کے ایجنٹ کا کام کریگی ۔ قانون معاملہ کی روسے مستاجر معاملہ کی پابندی کے سلسلہ میں عدالت میں رجوع ھوسکتا ھے اور دعوی دائر کرکے عدالت سے فیصلہ حاصل کرسکتا ھے ۔ اور جوڈیشیری کے متعلق تو یہ مشہور ھے کہ وہ انصاف کو ملحوظ رکھتی ھیں تو ایسی صورت میں کلکٹر کو کیوں اختیارات دئے جا رھے ھیں ۔ عوام کو اکزیکیٹیو آفسرس پر بھروسہ نہیں ھے ۔ پھر معلوم نہیں کلکٹروں کو کیوں اختیارات دئے جا رھے ھیں۔

اس مختصر تمہید کے بعد میں قانون کے دفعات کی جانب توجہ مبذول کراؤنگا ۔

دفعہ (۷) مرممہ قانون میں اضافہ کیا گیا ھے ۔ سابقہ قانون کے تحت یہ تھا کہ صرف مستاجر اور شکمیدار جن کا نام کلکٹر کے پاس درج رجسٹر ھو وہ ذمہ دار ھوتے تھے لیکن اب ھر شخص ذمہ دار ھے جو معاملہ حاصل کرتا ھے یا معاملہ پر قابض ھے یا جو معاملہ چلاتا ھے ۔ میں سمجھتا ھوں یہ نامناسب ھے اسکو نکال دینا چاھئے ۔ عوام قانون سے نا واقف ھوتے ھیں ۔ مستاجر ھوشیار ھوتے ھیں ان کو بچنے کا حیلہ اور بہانہ مل جاتا ھے ۔ اس لئے اس کو قانون میں نہیں رکھنا چاھئے ۔ وہ قولدار جو مستاجرین سے قول حاصل کرتے ھیں ان کو بھی اس میں لانے کی کوشش کی گئی ھے ۔ میں نہایت ادب کے ساتھ منسٹر صاحب متعلقہ سے استدعا کرتا ھوں کہ یہ الفاظ اس میں سے نکال دئے جائیں ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔ اب ساڑھے چار بج گئے ھیں اس لئے ھاؤس برخاست کیا جاتا ھے پانچ بجے ھم پھر ملینگے ۔

The House then adjourned for Recess till Five of the Clock.

The House reassembled after Recess at Five of the Clock

[*Mr. Deputy Speaker in the Chair*]

* شری کے ۔ اننت رام راؤ ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ میں یہ عرض کر رھا تھا کہ اس قانون میں جو ترمیم لائی گئی ھے اسکے ذریعہ مستاجروں کی حفاظت کی گئی ھے ۔ اس میں کلالوں کی مشکلات اور مالکان آراضی کا کوئی خیال نہیں کیا گیا ھے ۔ دفعہ ۷ میں پہلے مستاجرین اور کلالوں سے رقم وصول کرنے کے احکام تھے لیکن اب اس میں یہ اضافہ کیا گیا ھے ۔

Every such person who may have occupied the business relating to such lease to the extent of the amount due from him

to the lessee in respect of the period of occupation of such person as they were arrears of land revenue (section 7).

اس ترمیم کے ذریعہ ان تمام اشخاص کو قانون کی زد میں لایا گیا ہے جو گورنمنٹ سے کوئی معاہدہ نہیں کرتے کیونکہ جو معاہدہ کرتا ہے وہی شخص ذمہ دار اور جواب دہ ہوتا ہے اسلئے جو اضافہ کیا گیا ہے اسکو حذف کردینا مناسب ہے ۔

اسکے بعد میں یہ عرض کرونگا کہ اس قانون میں پٹہ داروں کے ساتھ بھی بڑی سختی کی گئی ہے ۔ مستاجرین جو گورنمنٹ سے قول پر معاملہ لیتے ہیں وہ خلاف ورزیاں کرتے ہیں ۔ وہ بلانمبراندازی کےدرختوں کو ترشوا کر منافعہ حاصل کرتے ہیں اس میں پٹہ داروں کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا ۔ یہ مستاجر بہت ہوشیار ہوتے ہیں جو پہلے سے عہدہ داروں سے سازش کرکے انکی زبان بند کردیتے ہیں ۔ انہیں رشوت دیجاتی ہے ایسی صورت میں عہدہ داران دیہی بالا دست عہدہ داروں کو اطلاع نہیں دیتے ۔ انہیں تو یہ چاہئے کہ گورنمنٹ کے عہدہ دار جو تنخواہ پاتے ہیں انکے خلاف کارروائی کی جائے ۔ اگر قانون شکنی ہوتی ہے تو ان ہی عہدہ داروں کو ذمہ دارگرداننا چاہئے ۔ ان پر یہ سختی کی جانی چاہئے کہ وہ دورہ کریں اور خلاف ورزیوں کی نگرانی کریں لیکن ایسا نہیں کیا گیا ہے ۔

اسکے بعد دفعہ ۱۳ میں یہ ترمیم لائی گئی ہے ۔

"....if any, of the land or if the trees do not belong to the occupier of the land or if the land is not occupied, from the person, if any, who owns or is in possession of the trees unless he proves that the trees were tapped without his knowledge (section 13-A).

اس میں بلا عام درخت تراشے جانے کی صورت میں بار ثبوت ڈالا گیا ہے ۔ یہ سختی ان پٹہ داروں پر ہے جنکا منافع میں کوئی حصہ نہیں رہتا ۔

اسکے بعد میں یہ عرض کرونگا کہ جرائم کے جو لوگ مرتکب ہوتے ہیں وہ کار وغیرہ میں مال لیجاتے ہیں تو اسبات کی گنجائش ہونا چاہئے کہ جو لوگ نیک نیتی سے کنوے انس کرایہ پر دیتے انکو فوری چھوڑ دیا جائے اور مال ضبط کرلیا جائے ۔ ایسی گنجائش نہیں رکھی گئی ہے اسلئے ان الفاظ کو نرم بنانے بلکہ انکو حذف کرنے کی ضرورت ہے ۔

اسکے بعد میں وصولی رقم کے سلسلہ میں کچھ کہنا چاہتا ہوں عام طور پر اس سلسلہ میں قانون معاہدہ موجود ہے جسکی روسے عدالت میں خاطی کے خلاف کارروائی کی جاسکتی ہے لیکن میں دیکھتا ہوں کہ اس بل میں مستاجرین کے ساتھ خاص رعایت رکھی گئی ہے حالانکہ ہمارا یہ تجربہ ہے کہ مستاجرین ہی سب رقم وصول کرتے ہیں ۔

اس ترمیم سے مستاجرین کی حفاظت ہوتی ہے اور رقم پٹہ داروں سے وصول کرنا پڑیگا جس سے ان پر بڑی سختی ہوگی ۔

اتنا کہتے ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

شری جی ۔ گو پال راؤ (پاکنپال)۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ آج ایوان کے سامنے قانون آبکاری پر ترمیم آئی ہے ۔ اس سے پہلے بہی ترمیمات آئیں لیکن الکشن کے بعد یہ سب سے پہلا موقع ہے کہ ایسی بڑی ترمیم لائی جارہی ہے ۔ کانگریس کے الکشن جیتنے کے بعد دو چیزیں ہمارے اور عوام کے سامنے آئیں ۔ ایک ٹری ٹودی ٹیاپر اور دوسرے لینڈ ٹودی ٹلر لیکن میں نے جب یہ ترمیم دیکہی تو ایسی کوئی چیز نہیں پاتا ۔ کہیں بہی اس کا پتہ نہیں چل رہا ہے کہ ٹری ٹودی ٹیاپر کے لئے کیا ترمیم کی گئی ہے ۔ جہاں تک لینڈ ٹودی ٹلر کا تعلق ہے اس سے متعلق قانون سلکٹ کمیٹی کو ریفر کیا گیا ہے اور وہ رپورٹ آئندہ دس بارہ دن میں ایوان کے سامنے آنے والی ہے ۔ لیکن اس مسودہ قانون میں جو ترمیم ہے اسکے تعلق سے میں نے یہ دیکہنے کی کوشش کی ہے کہ آنریبل منسٹر نے "تراشنے والے کا جہاڑ" کا جو نعرہ لگایا تہا اسکی کہاں تک اس ترمیم میں لانے کی کوشش کی گئی ہے ۔ یہاں مستاجر ۔ ذیلی مستاجر شکمی دار ۔ جہاڑ چڑھنے والے ، بیچنے والے اور ایسے ہی کئی درمیانی لوگ ہیں لیکن کہیں بہی " تراشنے والے کا جہاڑ" ایسی کوئی بات نہیں ہے ۔

قانون آبکاری حیدرآباد بہت پرانا اور فرسودہ قانون ہے جو قریب ۵۰ سال پہلے نافذ کیا گیا تہا ۔ اس سے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ یہ ترمیم قانون مدراس سسٹم پر نافذ کیا گیا ہے ۔ لیکن شائد وہ قانون بہی ۱۸۸۰ یا ۱۸۸۷ع میں نافذ کیا جاکر سنہ ۱۹۳۷ع میں منسوخ کیا گیا جبکہ کانگریس کی حکومت برسر اقتدار آئی کیونکہ کانگریس نے اسکی بڑی شد و مد سے مخالفت کی تہی ۔ یہ قانون اس پرانے زمانے کا ہے جبکہ انڈیا میں انگریزوں کا راج تہا ۔ اس زمانے کی بات ہے جب تصور یہ تہا کہ سرکار کو نقصان نہ پہنچے ۔ رعایا کے نقصان سے کوئی مطلب نہ تہا ۔ اس وقت نقطہ نظر یہ تہا کہ سرکار کو کم سے کم نقصان اور زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچے ۔ اب جبکہ آنریبل منسٹر نے اس قانون میں ترمیم پیش کی ہے اس سے بہی اسی بات کا پتہ چل رہا ہے ۔ اگر میں غلطی نہیں کررہا ہوں اور شائید آنریبل منسٹر کو اچھی طرح یاد ہے انہوں نے آندھرا کانفرنس کے سلسلہ میں تقریر کرتے ہوئے یہ کہا تہا کہ عوامی فائدہ انکے پیش نظر تہا اور انہوں نے اس قانون کے متعلق رعایا کی طرفداری اور ہمدردی کی باتیں کی تہیں ۔ لیکن اس قانون میں ایسی کوئی بات نہیں پائی جاتی ۔

اس قانون میں بہت ساری چیزیں اچھی بہی ہیں اور بہت ساری بری بہی ہیں ۔ بہت ساری چیزیں اڈمنسٹریشن چلانے کی خاطر رکھی گئی ہوں اور ہوں ۔ [illegible]

میں کہہ رہا ہوں کہ تمام باتیں بالکل خراب ہی ہیں - لیکن عوام کی تائید اور انکے مفاد میں جو چیزیں ہونی چاہئے تھیں وہ اس میں نہیں ہیں - اور اس ترمیم سے یہ بتایا جا رہا ہے کہ سارے اختیارات ڈپارٹمنٹ کو ہی حاصل رہیں گے - یہ ڈپارٹمنٹ کیسا ہے کیا ہے یہ ایوان بھی جانتا ہے اور آنریبل منسٹر بھی - جس وقت رشوت ستانی کے معاملہ میں سوال کیا گیا تھا تو آنریبل منسٹر نے یہ فرمایا تھا کہ دوسرے ڈپارٹمنٹس کے مقابلہ میں میرے پاس رشوت ستانی کم ہے - لیکن ہم سب جانتے ہیں کہ یہ ڈپارٹمنٹ کی کیا حالت ہے - ابھی چند گھنٹے قبل آنریبل فینانس منسٹر نے فرمایا کہ ہماری ۴۰ فیصد آمدنی اس ڈپارٹمنٹ سے آتی ہے - لیکن ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ عوام کو اس ڈپارٹمنٹ سے کتنا فائدہ پہنچ رہا ہے - اگر اے کے بجائے بی اور بی کے بجائے سی ایسی ترمیمات ضروری ہوں تو لائیے - اس سے مجھے انکار نہیں ہے لیکن اس محکمہ کا تعلق عوام سے ہے اسلئے وہاں کے حالات پر غور کرنا ضروری ہے - وہاں آفیسروں کی یہ ذہنیت ہے کہ وہ اہلکار کو "آپ" تک نہیں کہتے - ہمیشہ "تم" کہتے ہیں تو ایسے عہدہ داروں کو اتنے وسیع اختیارات دینا کہاں تک حق بجانب ہے - جہاں وہ بلا کسی وارنٹ کے کسی کو گرفتار کرلے - کسی کا بیل ضبط کرلے - کسی کی بنڈی ضبط کرلے اور ایسی دنیا بھر کی چیزیں ہوسکتی ہیں - یہ ہوسکتا ہے کہ اڈمنسٹریشن کی خاطر ان چیزوں کی ضرورت ہو لیکن ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ اس سے عوام کے کتنے پیدائشی حقوق متاثر ہو رہے ہیں اور کیا آج کے زمانے میں کسی قانون کو اتنا آگے بڑھایا جاسکتا ہے یا نہیں -

یوں تو بہت ساری چیزیں اس قانون میں ہیں لیکن جہاں تک رعایا کا تعلق ہے جنکا جھاڑ پر قبضہ ہوتا ہے ان پر یہ پابندی عائد کی جا رہی ہے کہ اگر بلا نمبر اندازی جھاڑ تراشہ جائے تو مستاجر سے نہیں بلکہ پٹہ دار سے رقم وصول کی جائے گی - میں نہیں سمجھ سکا کہ مستاجر کو کیوں ذمہ دار نہیں بنایا جا رہا ہے جبکہ اسکے اور گورنمنٹ کے درمیان میں معاہدہ ہوتا ہے - اگر خلاف ورزی ہو تو دوسرے شخص کو جس سے کوئی معاہدہ نہیں ہے اسکو مجرم کیوں بنایا جا رہا ہے - اگر درخت بلا نمبر اندازی تراشے جاتے ہیں تو انہیں روکا جائے - اگر ایسے اختیارات دئے جاتے اور نگرانی کی جاتی تو اچھا ہوتا - کیونکہ ہوتا یہ ہے کہ مہینے کے آخر میں رقومات وصول کی جاتی ہیں -

آخری زمانہ میں سب مستاجر ایک دم جاکر رقم داخل کرنے کی کوشش کرتے ہیں - ہر شخص چاہتا ہے کہ اپنے پاس معاملہ فوری چالو ہو جائے - چالان کے ذریعہ رقم داخل تو کردی جاتی ہے - لیکن نمبر اندازی بر وقت نہیں ہوتی گورنمنٹ ہر حلقہ کے لئے ایک یا دو نمبر انداز مقرر کرتی ہے - وہ بروقت نمبر اندازی نہیں کرسکتے - مستاجر چالان کے داخلہ سے معاملہ شروع کردیتا ہے اگر پٹہ دار یا کاشت کار بلا نمبر اندازی جھاڑ تراشنے کے لئے جا رہے ہیں تو اس کو روکنے کا اختیار ہونا چاہئے - لیکن اس ترمیم کے کسی دفعہ پر پٹہ دار کو دخل اندازی کے اختیارات نہیں ہیں - جیسا کہ

آپکا نظریہ ہے - جاہل ہوتے ہیں - پڑھے لکھے نہیں ہوتے - آپ ان پر یہ ذمہ داری عائد کرتے ہیں کہ یہ دیکھئیں کہ لائسنس اہل معاملہ نے حاصل کیا ہے یا نہیں - گورنمنٹ سے اسکو کتنا فائدہ ہوتا ہے یہ الگ سوال ہے لیکن اس پر کتنی بڑی ذمہ داری عائد کی جا رہی ہے - پھر آپ یہ کہتے ہیں کہ اس کا حق مالکانہ خزانہ میں جمع کیا جاتا ہے ہمیں معلوم ہے کہ وہ کونسا خزانہ ہے کہاں ہے ، وہ خزانہ میں کسطرح رہیگا - یہ رقم عموماً تحصیل میں ہوتی ہے - ایک روپیہ چودہ آنے کی رقم حاصل کرنے کے لئے اسکو ۳۰ - ۴۰ میل آنا جانا پڑتا ہے - اسکے بارے میں کتنے اخراجات ہونگے - مجھے اس بارے میں زیادہ عرض کرنا نہیں ہے - اس ترمیم میں صرف مستاجر اور سرکار کے حقوق کو ملحوظ رکھا جا رہا ہے - پٹہ دار اور رعایا کے حقوق ملحوظ نہیں رکھے گئے ہیں - مجھے یہ صاف صاف کہنا ہے کہ اگر کسی معمولی بنڈی میں ایک آدمی بیٹھ جائے اس شخص کے جیب میں شراب کی ایک شیشی ہو تو آپ کا سب انسپکٹر اسکو گرفتار کرلیتا ہے اور اسکی بنڈی بیل ضبط کرلیتا ہے - اب بیچارے بنڈی ران کو یہ ثابت کرنا پڑتا ہے کہ وہ اس واقعہ سے لاعلم تھا کہ اسکی بنڈی میں بیٹھنے والے کے پاس ناجائز شراب تھی - بہر حال ڈپارٹمنٹ کو اسقدر وسیع اختیارات دئے جا رہے ہیں کہ آج کل رشوت ستانی زیادہ ہونے کا جو چرچا ہو رہا ہے اور جسکو روکنے کے لئے منسٹر صاحب خود کافی کوشش کرنا بیان کرتے ہیں میں نہیں سمجھتا کہ ان اختیارات سے وہ اپنے اس ارادہ میں کامیاب ہوسکینگے بلکہ اس سے رشوت میں اور اضافہ ہوگا - میں کہونگا کہ رعایا کے حقوق بھی ملحوظ رکھے جانے چاہئیں -

اس ترمیم کے ایک دفعہ میں یہ رکھا گیا ہے کہ اگر پٹہ دار جھاڑ ترشوانا نہ چاہے تو قبل از قبل کلکٹر کو اطلاع دے - ٹیننسی ایکٹ کے تحت پٹہ دار کو اورکاشتکار کو حقوق مالکانہ دئے گئے ہیں اگر پٹہ دار جھاڑ ترشوانا چاہے اور محفوظ کاشتکار اگر اپنی زمین میں جھاڑ ترشوانا نہ چاہے تو اس وقت کیا عمل ہوگا ، اس ترمیم سے واضح نہیں ہے - میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ قانون اس وقت کس کی تائید کریگا -

منسٹر صاحب اپنے جواب میں ان باتوں کی وضاحت فرمائیں تو مناسب ہے۔

شری سری ہری (کنوٹ) - مسٹر اسپیکر سر - قانون آبکاری میں ترمیمات کے لئے جو مسودہ قانون هاوس کے سامنے پیش ہوا ہے اسکے متعلق میں یہ عرض کرونگا کہ سنہ ۱۳۱۶ ف میں یہ قانون اس زمانہ کے حالات کے لحاظ سے بنا تھا اسکے بعد سنہ ۱۳۳۲ ف ۱۳۴۳ ف ۱۳۵۹ ف اور سنہ ۱۹۵۰ ع میں اس میں ترمیمات عمل میں آئیں - لیکن وہ ترمیمات تشفی بخش اور مکمل نہ تھیں اسلئے اس پر کافی غور کرنا پڑا - چنانچہ غور کے بعد یہ ترمیمی قانون کا مسودہ پیش ہے - پہلے چیپٹر میں تعریفات میں دوپتال اور عہدہ داروں کے اختیارات میں اضافہ کی ضرورت محسوس ہوئی - اسی طرح

منشی اشیاء - قبضہ - فروخت - وغیرہ کے بارے میں ترمیمات کی جا رہی ہیں - نیز عہدہ داران کے اختیارات و فرائض میں ترمیمات کی جا رہی ہیں جو ضروری سمجھی گیں - منشی اشیاء کے سلسلے میں جو جرائم آئے دن ہوا کرتے ہیں انکے انسداد کے لئے کافی چھان بین کرنی پڑی اور انکے متعلق ترمیم پیش ہوئی ہے - اس طریقہ سے پوری طرح چھان بین کے بعد اس قانون میں ۴۰ ترمیمات پیش کی گئی ہیں - منسٹر صاحب متعلقہ نے اپنی تقریر میں بتایا ہے کہ وصولی رقومات کے سلسلے میں رکاوٹیں پیدا ہو رہی تہیں انہیں دور کرنے کے لئے ترمیمات ضروری تھیں - خلاف ورزیوں کے انسداد کے لئے بعض قواعد کو سخت سے سخت بنانا تھا - خلاف ورزیوں کے سلسلے میں خود ہمارے اسمبلی ہال میں کئی سوالات کئے گئے - سابق میں خلاف ورزیوں کی تعداد بہت زیادہ بڑھی ہوئی ہے - انکے اعداد دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ اسٹیٹ کے کونے کونے میں خلاف ورزیاں ہورہی ہیں اور بڑھتی جا رہی ہیں - ہمارے ملک کا ذریعہ آمدنی اگر آپ بجٹ دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ آبکاری ہی ہے جو سب سے بڑا ذریعہ ہے - اسلئے اسکی اہمیت بہت زیادہ ہے - ان ترمیمات کے ذریعہ پیدا ہونے والی دشواریوں کو دور کیا جا رہا ہے - اس میں ترمیم کے ذریعہ اب ایک دفعہ اسطرح لایا گیا ہے کہ کوئی شخص بلا اجازت کلکٹر کسی مستاجر کا حصہ دار یا شکمیدار نہیں ہوسکتا - پہلے یہ ہوتا تھا کہ غیر متعلقہ آدمی یعنی غیر اجازت یافتہ آدمی دوکان چلاتا رہتا تھا - جب سرکاری رقم کی وصولی کا وقت آتا تو اصل آدمی کا پتہ نہیں چلتا جس سے رقم کی وصولی میں دشواری ہوتی - اسلئے یہ شرط لگادی گئی ہے کہ کلکٹر کی اجازت کے بغیر کوئی شخص کسی مستاجر کا حصہ دار نہ بنے تا کہ اس طرح کلکٹر کے پاس اسکا ریکارڈ رہے اور وصولی رقم میں آسانی ہو -

ایک آنریبل ممبر نے کہا کہ سنہ ۵۰ یا ۵۱ء کی ترمیم کے لحاظ سے عوام کو پریشانی ہو رہی ہے - اس سے پہلے جب درختان آبکاری خواہ وہ کہیں بہی ہوں ملک سرکار تصور کی جاتی تہیں تو عوام کو شکایت تھی - اب جب حق مالکانہ پٹہ دار کو دیا گیا تو کیا یہ عوام کی پریشانی کا باعث ہے یا سہولت اور مفاد کا باعث ہے - میں نہیں سمجھتا کہ عوام کو ایسے حقوق دئے جائیں تو یہ ان کے لئے پریشانی کا باعث ہوگا - اور اس سے وہ متاثر ہونگے -

ترمیمی دفعہ ۳۲ کے سلسلے میں کہا گیا کہ مستاجر پر تو کم جرمانہ کیا جارہا ہے لیکن دوسرے شخص پر زیادہ کیا جارہا ہے - ہاں یہ ٹہیک ہے - مستاجر وہ شخص ہے جسکو گورنمنٹ کی طرف سے اجازت ملتی ہے - لیکن اگر کوئی دوسرا شخص خطا کرے تو وہ دو جرم کرتا ہے ایک تو یہ کہ وہ اجازت نہیں رکھتا اور دوسرے یہ کہ اس نے جرم کا بھی ارتکاب کیا - اسلئے ایسے شخص کو ظاہر ہے کہ ڈبل سزا ملنی ہی چاہئے - اس میں اعتراض کی کیا گنجائش ہے میں سمجھنے سے قاصر ہوں -

دفعہ (۴۳) کے متعلق بڑے شد و مد کے ساتھ کہا گیا ہے کہ دفعہ ۴۴ کی ترمیم کی وجہ سے بعض غیر مستحق لوگوں کو ناجائز فائدہ ہوگا - حقدار لوگوں کے حقوق مارے جائینگے - میرے پاس اس کا تصور بھی نہیں ہو سکتا بلکہ دفعہ ۴۴ ایک عام دفعہ ہے - واقعات کے لحاظ سے اس سے انصاف رسائی ہو سکتی ہے - مساویانہ اصول پر ہم کام کر سکتے ہیں - دفعہ ۴۴ کے ذریعہ ہم حقوق کا مناسب تصفیہ کر سکتے ہیں - اور دوسری چیزاں کہی گئی ہیں جیسا کہ کلکٹر کو بہت سے اختیارات دئے گئے ہیں میں یہ عرض کرونگا کہ کلکٹر ضلع کا ایک ذمہ دار افسر ہوتا ہے - ایسی چیزیں ہوتی ہیں کہ انکا تصفیہ ضلع میں ہونا ضروری ہوتا ہے تاوقتیکہ ضلع کے ذمہ دار عہدہ دار کو ایسے اختیارات نہ دئے جائیں کارروائیوں کا تصفیہ کرنا مشکل ہے - اگر ہم کو کارروائیوں کا تصفیہ جلد کروانا ہے اور عوام کو کم سے کم الجھنوں میں ڈالنا ہے تو میں کہونگا کہ جتنے زیادہ اختیارات تحت کو دئے جائیں اتنا ہی اچھا ہے - اگر ہر چیز کا تصفیہ منسٹرس کرتے رہیں تو ہر کارروائی کو ضلع سے یہاں آنا پڑیگا - نتیجہ یہ ہوگا ان کارروائیوں کا قلع قمع ہو جائیگا - بہرکیف جو ترمیم پیش کی گئی ہے اصولی ہے اور جتنی اصولی ہے اتنی ہی ضروری ہے - میرے پاس جو کارروائیاں آتی تھیں ان میں یہ دیکھا گیا کہ بعض قانون میں خامی کی وجہ سے تصفیہ نہیں ہو سکتا تھا - جو ترمیمات لائی گئی ہیں میں سمجھتا ہوں کہ انکی وجہ سے مشکلات دور ہونگی اور یہ ترمیمات واجبیت پر مبنی ہیں -

శ్రీ యం. బుచ్చయ్య — (సిర్పూరు)

స్పీకర్ మహాశయా,

ఈ అబ్కారీ కానూను నాకు నిజంగా మొత్తంమీద చూచినప్పుడు, గొల్లకు మంచి మేలు చేయుటానికి ఎక్సైజ్ మినిష్టరుగారు కానూను తెస్తున్నారని ఆశపడ్డాను. ఎప్పుడైతే నేను దీనిని పూర్తిగా చదివానో అప్పుడు నాకుపూర్తిగా తెలిసినదేమంటే "ఇదివరకు కానూన్‌తోటి పిల్లు చెప్పినట్లు వినడం లేదు. కొత్త కానూను ఒకటి తెస్తేగాని పిల్ల రోగం కుదరదు" అని తలచి ఈ కానూన్ తెచ్చినట్లు కనబడుతోంది. ఇక్కడ పరిశోధించవలసిన సంగతేమంటే ఈ హైదరాబాదు ప్రభుత్వ మంత్రులు అందరూ తియ్యటి మాటలు మాత్రం బాగా చెబుతారు. తీరా చూస్తే ఆమాటల్లో తీసికెళ్లుతూగా, ప్రాణాలు తీసివేసే విషం ఉయుంటుంది. ఈ ఎక్సైజ్ మినిష్టరు గారు పదవికి రాకముందు, వచ్చిన తరువాత కూడ అబ్కారీ శాఖక్రింద హైదరాబాదు ప్రభుత్వానికి మహారు పది పదకొండు కోట్ల రూపాయలు ఆదాయం వస్తోంది. వాళ్లు చాలా కష్టపడి ప్రభుత్వపు మొత్తం రెవెన్యూలో సగానికి పైగా సంపాదించి పెడుతున్నారని వాళ్లయొక్క కష్టాన్ని మెచ్చుకోవాలనుకున్నట్లుగా, వాళ్లది మేలుచేయాలనుకున్నట్లుగా, "ఉన్నవానికే భూమి" అని చెప్పినట్లు "గీసేవానికే చెట్టు" అన్నారు, ఆ గీత కార్మికులకు సంపాదించే దృష్టితో ... ఈ కానూనును ప్రతిపాదించినట్లుగా మొదట ... "ఈ మినిష్టరుగారు మన్నించు మా అదృష్టం పండిందని" ఎన్నో ఆశలు

పెట్టుకొని ఎదురుచూస్తూ కూర్చున్నారు. ౧౯౪౮ సంవత్సరములో ఎప్పుడైతే ప్రజాప్రభుత్వాన్ని హైదరాబాదులో స్థాపించారో, వారందరు నిజంగా ఉప్పొంగిపోయారు. చివరకు గీచేవానికి చెట్లు అనే వినాదం కూడా లేవదీసి, ఇదివరకు మాదిరిగా అబ్కారీ మామ్లాలుండవని చెప్పి చెప్పి చివరకు ఇప్పుడు తెచ్చిన కానూను ఎట్లా ఉన్నదంటే:— పంచపాండవులు ఎంతమందని అడిగితే మంచపు కోళ్ళవలె ముగ్గురనుకొని, రెండని చెప్పబోయి, ఒకటి వేద్దామనుకొని సున్నాచుట్టినట్లుగా, చేశారు. "గీచేవానికే చెట్టు" అనే స్కీమును, స్టేటులో మొట్టమొదటగా మూడు జిల్లాలలో పెడతామన్నారు. ఆ మూడు జిల్లాలు పోయి—మూడు తాలూకాలు అయింది. చిట్ట చివరకు మూడు తాలూకాల మాటకూడా పోయి పైగా "మాకు ఎవరూ సహాకారం ఇవ్వడంలేదు, మాతో ఎవరూ తోడ్పడడంలేదు. కమ్యూనిస్టులు, సోషలిస్టులు దీనిని నాశనం చేయాలని చూస్తున్నారు. వీరంతా ప్రజాద్రోహులు"—అని ఒక బద్నాంను అపోజిషన్ వాళ్ళమీద అంట గట్టారు. వాస్తవాన్ని గుర్తించాలంటే ఈ చిక్కులు అపోజిషన్ వాళ్ళు, పొలిటికల్ పార్టీస్ తెచ్చిపెట్టినవి కావు. అబ్కారీశాఖ ఉద్యోగులే—క్రిందినుంచి పైవరకు కూడా, ఈ క్రొత్త పద్ధతి అమలులోకి వస్తే వాళ్ళకు వచ్చేలాభాలు పూర్తిగా నాశనమైపోతాయని, ఈ మంత్రి వర్గానికి ఈ స్కీమును గురించి అపార్థము కలుగజేసి, ఇది సక్సెస్‌ఫుల్‌గా వుండదని అడ్వైజు ఇచ్చి నిలుపు చేశారు. అదీ దాని రామాయణం. అయితే దానిని మొదటగా పర్కాల్ తాలూకాలో ఈ సంవత్సరం అమలు పెడుతున్నారట. చూస్తే అదొక వింతగా వుంది. ఇదివరకు చెట్టు ఒకటికి ౨౩ రూ.లు వుంటే ఇప్పుడు "గీచేవానికి చెట్టు" అనే స్కీము అమలుపరచవలసి వచ్చేటప్పటికి చెట్టు ౧. కి రూ. ౪౦లు అయినది. ముస్తాజర్లు మామ్లా తీసుకొన్నప్పుడు అబ్కారీ పన్ను చెట్టుకు రూ. ౨౩లు వుండేది. ఈనాడు మధ్యనవున్న వారిని ఎలిమినేట్ చేస్తామని చెప్పి "ట్రీ టు టాపర్" అనే స్కీము పెట్టేటప్పటికి ౨౩ రూపాయలనుంచి రూ. ౪౦ల వరకు పెరిగింది. అనగా ఇదివరకటికన్న ఇప్పుడు ఎక్కువగా రూ. ౧౭లు టాక్సు కోసి తీసుకొంటున్నారన్నమాట. ఇంతకు ముందు ప్రతి సంవత్సరం నెంబరు అందాజాలేకుండా గీసే చెట్ల సంఖ్య చెప్పతరముకాదు. ఇప్పుడు గవర్నమెంటువారు లెక్కలో వున్న చెట్ల జాబితా మొత్తముతెమన్యా చూసి, దుకాణాలమీద వచ్చే డబ్బు, చెట్లమీద వచ్చేడబ్బు మూడు సంవత్సరముల యావరేజ్ తీసుకొని చూసుకొనే పడేకి చెట్టుకు రూ. ౪౦ లు పడింది. బిలా నెంబరు అందాజలు ఎన్ని గీసేది ఆ చెట్ల లెక్కకూడా తీసుకొని మొత్తం అన్ని చెట్లమీద పంచి వుండినట్లయితే చెట్టుకు రూ. ౧౯, ౨౦లు పడేది. ఆ విధంగా చేస్తే కలాలీలకు కూడా లాభం ఉండేది.

ఈ కానూనులో ఇంకొక దుర్దశ ఏమంటే, కంట్రాక్టర్ల మామ్లా విషయంలో, ప్రభుత్వం వద్ద పదాఖత్‌నామా తీసుకొని ఆ కంట్రాక్టర్లు ఈ కలాలీలకు మామ్లా పొందుపాటు చేస్తారు. కంట్రాక్టరు కలాలీల వద్ద ప్రతినెల రకం వసూలు చేసుకుంటూ పోతారు. కాని కంట్రాక్టర్లు కట్టవలసిన డబ్బును బకాయి పెడుతూ, వసూలు చేసిన డబ్బును, తమ స్వంత లోభాలకు ఉప యోగించుకొంటారు. ఈ బకాయీలు వసూలు చేయడానికి ఇప్పుడున్న కానూన్ సరిపోదా? ఇప్పుడు తెచ్చిన కానూన్ గరీబ్ కలాలీలకు మాత్రం ఏమీ సహాయకారిగా లేదు. బలవంతులైన కంట్రాక్టర్ల చేతులు మరింత మజబూత్ చేయడానికి ఇంకా వాళ్ళకే తోడ్పడడానికి ఈ కానూన్

ఉపయోగపడుతుంది. కాని ఏ కలాలీశ్లైతే సంవత్సరానికి ౧౧ కోట్ల రూపాయలు ప్రభుత్వానికి ఆదాయం సంపాదించి పెడుతున్నారో వారికి మాత్రం దీనినుంచి కించిత్తైనా లాభం కలగదు. వారి దురదృష్టం ఏమిటి? వారు ఏమి పాపం చేసినారు? వాళ్ళస్థితి మహా అధ్వాన్నంగా వుందని ప్రభుత్వంవారికి కూడా తెలుసు. అందుకనే వాళ్ళను బ్యాక్‌వర్డు క్లాసెస్ క్రింద చేర్చుకొన్నారు. ఆయినా వెనకబడ్డవాళ్ళని కాగితాలమీద మాత్రమే వ్రాస్తారు. కాని వారు కష్టపడి Actual గా చేసుకొనే పేమానుంచి దమ్మిడీ సంపాదించుకొనే అవకాశం కలగనివ్వరు. దీనినే ఇంగ్లీషులో Lip Service అంటారు. అంటే పెదవులతో మాటలు చెప్పడమన్నమాట. ఈ ప్రభుత్వం కలాలీలకు లాభంచేసే కానూనుమాత్రం ఏదీ చేయరు. ముఖ్యంగా నేను ఆనరబుల్ మెంబర్లకు చెప్పదేమంటే అసలు గౌళ్ళ వాళ్ళంటేనే చాలా హీనంగా చూస్తారు. వాళ్ళు చేసిన పాపమేమిటి? కల్లుత్రాగి తందనాలాడేవారికంటే కూడా వారిని అధ్వాన్నంగా చూస్తారు. ఏం? వారిదీ పొట్టకోసం వాళ్ళ పనికూడా నీచమైనదా? నిజానికి స్టేటు రెవిన్యూలో మూడవ వంతు సంపాదించి పెడుతూంటే వాళ్ళను తలమీద పెట్టుకు తిరగాలి. మొత్తం హైదరాబాదు స్టేటులో పది లక్షల మంది గౌళ్ళవాళ్ళున్నారు. వారంతా రాత్రనక, పగలనక, కష్టించి పనిచేస్తారు. వాళ్ళ మంచికొరకు ఈ ప్రభుత్వంవారు ఏమి చేస్తున్నారని అడుగుతున్నాను. ౧౫ మంది ఉన్న కార్ఖానాలోనే అక్కడ పనిచేసే కార్మికులకు ఎన్నో ఎమినిటీస్ ఉంటాయి. వారికి లేబర్ లెజిస్లేషన్ పెడతారు. దవాఖానాలు పెడతారు. కాని సాలీనా ౧౧ కోట్ల రూపాయలు తెచ్చి బొక్కసం నింపుతున్న కలాలీలకు మాత్రం ఏవిధమైన ఎమినిటీస్ (Amenities) కలుగజేయడానికి ప్రభుత్వంవారు ప్రయత్నించడం లేదు. కలాలీలు, వాళ్ళ స్వలాభాన్నైనా మనస్సులో పెట్టుకోకుండా, రాత్రింబవళ్ళు కష్టించి పనిచేసి మన అందరికొరకు, Nation Building కొరకు పనిచేసి బొక్కసం నింపుతున్నారు. ఆ విధంగా వాళ్ళు పనిచేస్తూంటే, వాళ్ళకు మన కర్తవ్యం ఏమిటి? సాలీనా ౧౧ కోట్ల రూపాయలు సంపాదించిపెట్టే సోదరులకు మనం ఏమి చేస్తున్నాము? వాళ్ళ విషయం ఆలోచించరు. వాళ్ళను బాగుచేసేపని ఏదైనా ఉన్నదేమో చూద్దామంటే మచ్చునకైనా కనబడదు. ఇప్పుడు తెచ్చిన కానూన్ ఎవరి లాభంకొరకు తెచ్చారు? ఇంతకుముందు కానూనులో ఏముంది? ఇప్పుడు తెచ్చిన ౪౩ సెక్షన్‌లో ముస్తాజర్లుగాని, షిక్మీ ముస్తాజర్లుగాని, మామూల్దాచేసేవారు, వాళ్ళవద్దనుంచి బకాయిలు మాల్‌గుజారీ ఏ విధంగా వసూలు చేస్తారో ఆవిధంగా వసూలు చేయవచ్చని ఉంది. దీనికి పోయిన సెషన్‌లో నేనొక తర్మీం తెచ్చాను. ముస్తాజర్లుమాత్రం డబ్బు వసూలుచేసుక తింటున్నారని వాళ్ళనుంచి ఖచ్చితంగా వసూలు చేయాలని నేను తర్మీంతెస్తే, ఆబ్కారీ మినిష్టరుగారు దానిని రిజెక్ట్ చేయడానికి ఈ కానూన్ తెచ్చారు. వాళ్ళనుంచి ఎట్లాగైనా గవర్నమెంటు బకాయీలు వసూలు చేయాలి. దీనికి నేను వ్యతిరేకుడను కాను. ఈ విషయం ఆబ్కారీ మంత్రిగారికి కూడా చెప్పాను. అసలు ఇన్నికోట్లబకాయి ఎందుకు వుంచారు? నిజంగా ఇది కలాలీలు పెట్టిన బకాయా? కాదు. నేను ఒక చిన్న ఉదాహరణము చెప్పెదను. ఈ సంవత్సరం హైదరాబాదు, సికింద్రాబాదు నగరాల్లో మామూల్దాచేసే బంకట్‌లాల్ బద్రూకీ నుంచి రూ.౧౦ లక్షలకు పైగా ౧౫ లక్షల లోపు బకాయీ రావలసియున్నది. ఇతనివద్ద మామూల్దారీను కాని పనిచేసే [illegible] బకాయీ లేదు. నేను వారితో తెలుసుకొన్నాను. రసీదులు తెమ్మంటే తెస్తా. [illegible] ౧౦ లక్షలు వసూలు చేయాలంటే గవర్నమెంటు మామూలు చేయలేదా? [illegible]

లేదా? ఇతను బికారియా? డబ్బులేదా? కానూన్ లేదా? అని అడుగుతున్నాను. వసూళ్ళకు కావాలంటే అతని ఇల్లు వేలం వేయవచ్చును. జాయిదాద్ డిక్రీ చేయవచ్చును. అటువంటి పెద్ద బకాయిదారుల కొరకు ఈ కానూను పెట్టారా? వాళ్ళ ఇళ్ళు జప్తు చేయడానికి ఈ కానూన్ తెస్తారా? లేదు. ఆ పైపు నుండి ఒక ఆనరబుల్ మెంబరు మాట్లాడుచూ, దీనిని ప్రజల మేలు కొరకే తెచ్చారన్నారు. కాని దీన్ని చూస్తే ఒక్కరిని రక్షించడానికి ౧౦ లక్షల మంది గౌండ్లను కొడు డానికి యీ కానూను తెచ్చినట్లుంది.

రెండవది ఏమంటే మద్రాసు సిస్టము గురించి. ఈ మద్రాసు సిస్టముతో నేను అర్థము చేసు కొన్నంతవరకు ఏమున్నదంటే ఇక్కడ ఒక దుకాణము ఒక ముస్తాజరుకు ఇస్తే, ఆ ప్రక్కనున్న దుకాణము అదే ముస్తాజరుకివ్వ కూడదని వుంది. ఇక్కడ ఏ వూరివాళ్ళు ఆవూళ్ళో మామ్లా చేసుకుంటారు. హైదరాబాదులో ఈ మామ్లా ధనవంతుల చేతుల్లోనే వుంది. అంత డబ్బు పెట్టి మామ్లా చేసుకొనేందుకు గరీబు కలాలీలవద్ద డబ్బుండదు. అందుచే హైదరాబాదులో ఒక్కడే ఖరీదు చేస్తాడు. ౨ లక్షల రూపాయల దుకాణం ౫౦ లక్షలకు పాటపాడే గౌళ్ళ వాళ్ళు ఎంతమంది వున్నారు? ఒక్కరూ లేరు. ౫౦ లక్షలు పాడే ముస్తాజరు ఒక్కడే బంకట్ లాల్. కాని తమాషాకు మాత్రం హర్రాజు పెడతారు. నారాయణగూడా డిపోకు అందరూ రావాలని హర్రాజుకు పిలుస్తారు. వారు అందరూ నామ్ కే వాస్తే పాట పాడుతారు. ౨ లక్షలు సవాలుచేసి ఎవరు తీసుకోగలరు? బంకట్ లాల్ ఎదురుగా పాటకు రారు. ౫౦ లక్షలు పాట అంటారు. అడ్డికి పావుశేరు అడుగుతారు. పచాస్ పీసద్కీ కమీ దరఖాస్తు. వీళ్ళు హర్రాజు, నీలాం చేస్తుంటారు. సీదా పీదా బోలీ దేదో. అని బోలీ ఇస్తారు. అక్కడ వాళ్ళకు తెలుసు. అంత అంగడిని మాకు ఇవ్వరు—అని చివరకు బంకట్ లాల్ కు మునాఫా ఇచ్చి తీసుకోవాలి. క్యాపిటలిస్టు ఏదోవిధంగా మామ్లా తీసుకొంటాడు. ఇంకా గ్రూప్ వారీ తరీకా వుంది. గీచేవానికి చెట్టు అని పెట్టండి. ఏవూరివారిది అవూరివారికిస్తే భయం ఏమిటి? గౌళ్ళవాళ్ళు తప్ప ఎవరూ కల్లు గీయరుకదా? ఆ గౌళ్ళ వాళ్ళకే మామ్లా ఇస్తే ఏమి భయం. కాని ఆ విధంగా చేయరు ఆ వూరి పటేల్, పట్వారీ పెట్టుబడి పెట్టిన వారికి మామ్లా ఇస్తారు. అప్పుడు నాలుగైదు వూళ్ళు గ్రూప్ చేస్తారు. అంత మామ్లా ఒక్కడు చేసుకోలేడు. మామ్లా తీసుకొన్న తరువాత ౫౦౦ రూపాయలు మునాఫా తీసుకొని పొందుపాటు చేస్తాడు. హర్రాజులో కూడా వాళ్ళకు లేకుండా చేయడం, పైసలు వసూలు చేయుట కూడా, ఎవర్నైతే మామ్లా చేస్తారో వాళ్ళు జవాబ్దారి. కంట్రాక్టరు ఏమి చేస్తున్నాడు? తిన్న అన్నం, కడుపులో నీళ్ళు కదలకుండా కూర్చుంటాడు. అతని బకాయీకి అతని జాయిదాద్ ఎందుకు జప్తు చేయరు? ఆ క్యాపిటలిస్టు నుంచి బకాయి వసూలుచేయడానికి ఈ కానూన్ తెస్తున్నారా? ఇప్పుడున్న కానూన్ సరిపోదా? స్టేటు మొత్తంమీద అయిదారుకోట్ల బకాయీ వుంటుంది. జిల్లావారీగా ముస్తాజర్ల బకాయీ స్టేటుమెంటు టేబుల్ మీద పెడితే తెలుస్తుంది. గరీబు కలాలీలనుంచి బకాయి ఒక చిల్లి గవ్వకూడ లేదు. ఈ నెల కట్టాల్సిన పన్ను వచ్చేనెల కట్టక పోతే మామ్లా హర్రాజు చేసి జాయదాదు ఇళ్ళు, గొడ్లు జప్తు చేస్తారు. కాని బంకట్ లాల్ వంటి పెద్ద ముస్తాజర్లు లక్షలకొలది బకాయీ వుంటే ఏమీ చేయరు. ఈ నాడు నేను ఛాలెంజి చేసి చెబుతాను. డి. డి. ఇటాలియా నుంచి ఎంతో బకాయీ ఉంది. అయన జాయిదాదు ఎందుకు జప్తు చేయరు? గౌళ్ళ వాళ్ళనుంచి

ఒకటి రెండు నెలలు ఆలశ్యమైతే జాయిదాద్ జప్తు చేస్తారు. ఈ కానూను తెచ్చి పెద్ద పెద్ద ముస్తాజర్ల బకాయీలు గాక, చిన్నవారి జాయిదాద్ జప్తు చేస్తారు. ఆ తరవు మహానీయుడు ఈ కానూను ప్రజల మేలుకొరకే తెస్తున్నారంటున్నాడు. ఏ ప్రజల మేలు కొరకు ఈ కానూను వస్తోంది? మీరు ప్రజల మేలు అంటే గౌళ్ళవాళ్ళమేలుకు ఏమిచేస్తున్నారో ఆలోచించండి. ఇక్కడ ఏమీ మీరు మాట్లాడక పోయినా ఇళ్ళకు వెళ్ళిన తరువాత ప్రశాంతంగా ఆలోచించండి. వాళ్ళస్థితి మాలవాళ్ళకంటే అధ్వాన్నంగా వుంది. వాళ్ళ మేలుకొరకు ఏమి చేస్తున్నారు. వాళ్ళుమాత్రం ఓటర్లు కారా? మీ ఓటర్లలో బంకట్‌లాలు, డి. డి. ఇటాలియా, రాజేశ్వర్‌రెడ్డి, ఈ కంట్రాక్టర్లే వున్నారా?

ఇంకొక విషయం నేను చూస్తున్నాను. నిజానికి అదృష్టమంటే చేనేతవారిదే. వాళ్ళే నిజంగా అదృష్టవంతులని చెప్పాలి. వాళ్ళనుంచి గవర్నమెంటుకు చిల్లి గవ్వకూడా రాదు వాళ్ళంటే నాకు విరోధము లేదు. వాళ్ళకు పదిలక్షలు ఖర్చు పెట్టారు. సంతోషమే. వారు తీజర్యు అవుతారు. కాని నేను చెప్పేది ఏమిటంటే సంవత్సరానికి ౧౧ కోట్లు సంపాదించి పెట్టే వారికి ఏమీ చేయడంలేదని. ఇంకొకవిధంగా లక్షలకు లక్షలు ఖర్చు చేస్తుంటారు. కాని వాళ్ళ సంగతి కనుక్కొనేవారు లేరు. చేనేతవారి సంఖ్యకూడా చాలా తక్కువ. నాలుగైదు లక్షల మంది వున్నారు. కాని ఈ సంఘంలో పది లక్షలమంది ఉన్నారు. వీరు కోరేది మధ్యనున్నవాళ్ళకు లాభాలు పోనీయకుండా చూడమంటున్నారు. చేనేతవారడిగినట్లు వీరికికూడా డబ్బు ఇవ్వ మంటున్నారా? అప్పులు ఇవ్వమంటున్నారా? ఎమినిటీస్ అడిగారా? అన్నంకొరకై ఎవరైతే రాత్రింబవళ్ళు కష్టపడుతూ, తాడిచెట్లు, ఈతచెట్లు ఎక్కి కష్టపడుతున్న వాళ్ళకు, దాని ఫలితాన్ని అందజేయ మంటున్నారు. మీరు ఈ విషయం సంపూర్ణ హృదయంతో విచారించడానికి తయారుగా లేరు.

చిన్న చిన్న ఫాక్టరీలకు లేబరు లెజిస్‌లేషన్ వున్నాది. కార్మికుల కొరకు ఎన్నో ఎమినిటీస్ వున్నాయి. అదేవిధంగా ఇదికూడా ఒక ఇండస్ట్రీగా ఎందుకు చూడరు? కల్లు త్రాగే వారే పెద్దమనుష్యులు, దేవతలున్నూ, గీచేవానిదేనా పాపము. వీరు కోరేది పనిచేసే వాళ్ళకు లాభాలు గ్యారంటీ చేయాలంటున్నారు. మధ్యపాన నిషేధం వచ్చిందంటే వాళ్ళకు బ్రతుకు తెరువుకూడా కల్గించాలి. ఈ కల్లు మామ్లా బందు చేసినప్పుడు వీరిచే ఇతర విధాల ఎన్నో పనులు చేయించ వచ్చును. కాటేజి ఇండస్ట్రీస్ స్థాపించి, ఈత, తాటి ఆకులతో చాపలు అల్లించవచ్చును. రకరకాల వస్తువులు తయారు చేయించవచ్చును. మొన్న నావత్‌నగరు కాంగ్రెసు మహాసభలో చూచాము. పాంగుడ్, పెన్సిల్, చక్కెర, [illegible] [illegible] చేయించే అవకాశాలున్నాయి. ఈ మాదిరి ఈ ప్రభుత్వంవారు ఏమీ చేయుటలేదు. [illegible], [illegible] మధ్యపాన నిషేధం పెట్టిన తరువాత, ప్రభుత్వానికి ఎంతో [illegible] [illegible]. [illegible] ఆంధ్రరాష్ట్రములో కూడా అయిదు కోట్లు డెఫిసిట్టి రావచ్చునని [illegible] మధ్యపాన నిషేధం తొలగించేసి, అబ్కారీ స్కీము అమలుపెట్టే విషయం కూడా [illegible].

[illegible] నిషేధం వచ్చినప్పుడువంటి [illegible] [illegible] నిరుద్యోగ సమస్య [illegible] [illegible] తరువాత వాళ్ళనుకూడా తీసుకపెళ్ళి ఆ సమస్యను [illegible], ఈ [illegible]

ప్రభుత్వం సరియైన శ్రద్ధ తీసుకొని వాళ్ళ జీవనాధారం కొరకై ఈ అబ్కారీ మానవ్వాను పేరే విధంగా ఉపయోగించడానికి ప్రయత్నించవలెనని కోరుతున్నాను.

ఇప్పుడు తెచ్చిన ఈ కానూన్‌లో ౩౪వ సెక్షను పూర్తిగా రద్దు చేయాలి. తేంచో పేర తర్మీము తేవలసి వస్తుంది. అదీ మినిస్టరుగారే చేస్తే సరిపోతుంది. బకాయీలు వసూలు చేయడానికి అవకాశమున్నప్పుడు ఇదీ అనవసరం గనుక దీనిని తీసివేస్తే బాగుంటుందని మనవిచేస్తూ ఇంతటితో విరమిస్తున్నాను.

شری عبدالرحمن ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ ہمارے معزز منسٹر نے اپنی تمہیدی تقریر میں اس ترمیم کے تعلق سے بہت ہی معصومانہ انداز میں فرمایا کہ اول تعلقدار کے بجائے کلکٹر اور آصفیہ کے بجائے ہند اس قسم کی معمولی ترمیمات ہیں اور اسکے ساتھ ساتھ دفعات ۷ اور ۳۴ میں ترمیم کی گئی ہے ۔ اسکے علاوہ اور کوئی خاص بات نہیں کی ۔ میں نے بہت ہی غور سے ان ترمیمات اور اس قانون کو دیکھا جو کئی سال پہلے سنه ۱۳۱۶ف میں نافذ کیا گیا تھا ۔ اس سے زیادہ ناقص اور رجعت پسند موجودہ قانون سے بدتر کوئی اور نہیں ہوسکتا ۔ یہ ترمیم در اصل حکومت نے سرمایہ داروں اور بڑے مستاجرین کی ایجنسی کا قرض ادا کرنے کے لئے لائی ہے ۔ انکے حقوق کے تحفظ کرنے کا حق ادا کیا جا رہا ہے ۔ یہ کوشش کی گئی ہے کہ بڑے سرمایہ دار مستاجروں کو جہاں تک ممکن ہوسکے بچایا جائے اور در اصل جو پیشہ کرتے ہیں ان چھوٹے مستاجریں ۔ جھاڑ چڑھنے والے اور تراشنے والوں کو پھنسایا جائے ۔ اس سارے قانون کا لب لباب اور دفعہ ۷ اور دفعہ ۳۴ کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے ۔ اس سے حکومت کی اس نیت اور ذہنیت کا پتہ چلتا ہے جو وہ سرمایہ داروں کو بچانے کے لئے وکالت کر رہی ہے ۔ حالانکہ چاہئے تو یہ تھا کہ یہ ہمارے ملک کی آمدنی کا سب سے بڑا سررشتہ ہے ۔ اس سررشتہ سے حکومت کو جتنی آمدنی ہوتی ہے اتنی آمدنی شائد کسی دوسرے سررشتہ سے ہوتی ہو ۔ لیکن اس سررشتہ سے جس سے حکومت کو اپنے جملہ مالیہ کی ایک تہائی آمدنی ہوتی ہے نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ یہ قانون رجعت پسندانہ اور خود غرضانہ ہے ، سنه ۱۳۱۶ف کے یہ قانون ، مدراس سسٹم کے بنا پر جو احکام شرائط خاص و عام کے نام سے نافذ کئے گئے ہیں انکو دیکھا جائے تو کوئی شخص یہ خیال نہیں کرسکتا کہ ہٹلر کے بھی ایسے احکام ہوسکتے ہیں ۔ جو بات ان شرائط خاص و عام میں ہے ۔

حکومت اور مستاجر کے درمیانی تجارتی تعلقات ہوتے ہیں ۔ وہ گتہ پر معاملہ لیتا ہے اور پیسہ ادا کرتا ہے ۔ اسلئے گتہ داروں کے لئے بھی کچھ نہ کچھ سہولتیں ہونی چاہئیں ۔ انکی مشکلات کا خیال بھی رکھا جانا چاہئے ۔ لیکن یہاں تو صرف یہ خیال ہوتا ہے کہ پیسہ کیسے وصول کیا جائے اور حکومت کا خزانہ کیسے بھرے ۔ چنانچہ شرائط خاص و علم کے ترجمہ بھی کیا گیا تھا ۔ یہ شرائط صرف خون چوسنے کے لئے ہی بنائے گئے تھے ۔ اسکے تعلق سے میرے دوست نے ابھی ابھی تلگو میں خیالات کا اظہار کیا ہے ۔ میں اس سے لفظ بلفظ متفق ہوں ۔

شری دھرما بھکشم (سریاپیٹھ - عام) - قانون آبکاری پر بحث ہورہی ہے لیکن متعلقہ منسٹر صاحب ہاؤز میں نہیں ہیں -

شری کے - وینکٹ رام راؤ - کوئی منسٹر نہیں ہے - سب منسٹرس غائب ہیں - اس خصوص میں ایک رولنگ دیجانی چاہئے کہ کابینہ کی جانب سے کم سے کم ایک منسٹر کو ہاؤز میں موجود رہنا چاہئیے - اس قسم کے کئی رولنگس پارلیمنٹ اور مدراس اسمبلی میں دیگئی ہیں - جب ہاؤز میں ڈسکشن کیا جاتا ہے تو اسکا مقصد منسٹرس کا دھیان اس طرف مبذول کرانا ہوتا ہے - وہ ہاؤز میں نہ رہیں تو یہ کوئی ذمہ دارانہ کام نہیں کرسکتے -

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - وہ اپنے فریضہ کو جانتے ہیں -

شری عبدالرحمن - اس تجارتی سررشتہ کے سلسلہ میں جیسا کہ میں کہہ رہا تھا انکے حقوق - انکی مشکلات - انکی دقتوں - انکی شکایات اور سررشتہ کی دھاندلیوں سے متعلق کوئی جامع قانون لایا جاتا کیونکہ ان خرابیوں کی وجہ سے یہ اندیشہ ہے کہ ہمارا مالیہ بڑی حدتک متاثر ہوگا - اسلئے کہ اس سررشتہ میں من مانی باتیں بھی ہوتی ہیں اور اس سررشتہ کے حکام اتنی من مانی اور بے اصولی کرتے ہیں کہ ایک نہ ایک دن ہمیں اس قدر بڑی آمدنی سے ہاتھ دھونا پڑیگا - لیکن اس بل میں اس جانب کوئی توجہ نہیں کی گئی ہے - بلکہ توجہ کی گئی ہے اور ذمہ داری عائد کیگئی ہے تو ان پر جو فی الواقعی پیشہ کرتے ہیں جن کا حکومت کے ساتھ کوئی معاہدہ نہیں ہوتا - یہ کسقدر حیرت کی بات ہے کہ حکومت ان پر ذمہ داری عائد کرنا چاہتی ہے جو اس سے کوئی معاہدہ نہیں کرتے - یہ قانونی اصول ہے کہ جب تک کسی ڈگری کا کوئی فریق نہو تو اس ڈگری کی تعمیل اس پر نہیں کرائی جاسکتی - یہاں اس اصول کو نظرانداز کیا گیا ہے - بڑے مستاجرین جو بیوک موٹر میں بیٹھکر عہدہ داروں کے گھر پر پھرتے ہیں ان پر کوئی ذمہ داری عائد نہیں کی گئی اور اگر ذمہ داری ڈالی گئی ہے تو ان چھوٹے لوگوں پر جو در اصل پیشہ انجام دیتے ہیں - اگر اس قانون کو پاس کردیں تو ہم ان لوگوں کو جو پیشہ کرتے ہیں صورت دکھانے کے قابل نہیں رہینگے - اسلئے میں معزز منسٹر صاحب سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ نہ صرف موجودہ قانون کو رد کیا جائے بلکہ ایسا جامع قانون لایا جائے جس سے انکے سررشتہ کا تحفظ بھی ہو پیشہ انجام دینے والوں کے حقوق بھی محفوظ رہیں اور جو درمیانی اشخاص ہیں ان پر بھی کوئی سختی نہو -

اس چودہ کروڑ والے سررشتہ میں کسی قسم کا کوئی اصول نہیں ہے - یہاں مرافعات سننے کا کوئی طریقہ رکھا گیا ہے نہ مقدمات سننے کا کوئی ضابطہ یہاں - تک کہ وہاں معائنہ مثل بھی نہیں کیا جاسکتا اور نقل بھی نہیں ملتی - ایک مقدمہ میں میں خود وکیل

تھا ۔ نقل لینے کے لئے درخواست دی تھی جس پر ناظم صاحب نے تجویز بھی کردی کہ نقل حسب ضابطہ دی جائے ۔ لیکن مددگار صاحب فرماتے ھیں کہ ھمارے ضابطہ کے لحاظ سے نہ معائنہ مثل ھوسکتا ھے اور نہ ھی نقل دیجاسکتی ھے ۔ اس سلسلہ میں میں نے ناظم صاحب کو بھی انتظامی طور پر توجہ دلائی اور کہا کہ اسکی جانچ کی جائے کہ اس قسم کی عدول حکمی کیوں ھو رھی ھے ۔ اگر ایک مرتبہ منسٹر صاحب وھاں جائیں اور اس کمپونڈ میں آنے والے اشخاص سے ملکر پوچھیں تو پتہ چلے گا کہ کس قسم کا ضابطہ انکے پاس ھے ۔ اونکے کیا اصول ھیں ۔ اس محکمہ سے ھزارھا روپیہ تو وصول کیا جاتا ھے لیکن وھاں مشکلات حل کرنے کا کوئی انتظام نہیں ۔ انکے پاس ایسی چیزوں کا کوئی حل نہیں ھے ۔ میرا یہی کہنا ھے کہ ایسی چیزوں کی اصلاح کی جانے کے لئے کوئی واضح پروسیجر لایا جاتا اور ایک جامع قانون ایوان کے سامنے پیش ھوتا ۔

مستاجرین کے تعلق سے جیسا کہ میرے دوست نے کہا ان ھی لوگوں کو معافیات دیجاتی ھیں جنکے متعلق عہدہ دار سفارش کرتا ھے ۔ قانون میں تو کوئی ایسی دفعہ نہیں ھے کہ کبھی انکے نقصان کی تلافی کی جاسکے لیکن حکومت نے یہ محسوس کیا کہ پولیس ایکشن سے پہلے اور پولیس ایکشن کے بعد کے حالات کی وجہ سے مستاجرین کو کافی نقصان ھوا ھے اسلئے انہیں معافیات دینے کا تصفیہ کرنا پڑا ۔ میں نے گذشتہ بھی کہا ھے اور اب بھی کہہ رھا ھوں کہ ۹۹ لاکھ کی جو معافیات دیگئی ھیں وہ غیر صحیح طور پر تھے ۔ وہ بلا اصول کے دیگئی ھیں ۔ یہ معافیات مہتمم کی من مانی رپورٹ پر دیگئی ھیں ۔ یہ رعایت ان ھی لوگوں کے ساتھ کی گئی ھے جو مہتمم یا متعلقہ عہدہ داروں کو خوش کئے ھیں ۔ ایسے اشخاص جنھوں نے معافی دینے کی تحریک کی ۔ ھوسکتا ھے اس میں کچھ لوگ حقیقت میں نقصان اٹھائے ھوئے بھی شامل ھوں لیکن میں ان لوگوں کے نام بتلاسکتا ھوں اور یہ چیلنج کرسکتا ھوں کہ ایسے اکثر لوگوں کو معافی ملی ھے جو قطعاً اسکے مستحق نہ تھے ۔ آج بھی وھی صورت ھے ۔ گذشتہ سال اور اس سال کساد بازاری اور معاشی پستی کی وجہ سے بعض مستاجر متاثر ھوئے ھیں اور ممکن ھے کہ حکومت کو پھر اس ضمن میں غور کرنا پڑے ۔ لیکن معافی کیسے لوگوں کو دیجاتی ھے ۔ میں شہر سے ھی اسکی ایک مثال پیش کرتا ھوں ۔ میں جانتا ھوں کہ بنکٹ راجہ صاحب پر حکومت کے ۱۷ - ۱۸ لاکھ روپیہ نکلتے ھیں اور خود انکے شکمی دار انہیں شائد ایک لاکھ چھتر ھزار سے زیادہ دینا نہیں ھے ۔ اب یہ اصل مستاجر یہ کہتا ھے کہ معاملات متاثر ھوئے ھیں اور مال کی کھپت نہیں ھوئی ، معافی دیجائے حکومت اسکو مان لیتی ھے ۔ شکمی دار تو اپنی جائیداد کو بیچکر روپیہ اصل مستاجر کو ادا کردیتا ھے لیکن بنکٹ لعل سے حکومت کوئی رقم وصول نہیں کرتی کیونکہ وہ عزیز ھے ۔ وہ پیارا ھے ۔ چھوٹے چھوٹے معاملہ داروں کا تو حکومت خون چوستی ھے ۔ غریب لوگوں کے بقایا کی صورت میں تو فوراً نیلام کا اعلان نکلتا ھے ۔ انکی ھزار دو ھزار کی جائداد سوروں میں ھراج کردیجاتی ھے لیکن جہاں ۱۶ - ۱۷ لاکھ روپیہ بقایا ھے تو وھاں کوئی اعلان نیلام کا

نہیں نکلتا ۔ میں بتلاسکتا ہوں کہ ایک مستاجر کی ادائی میں صرف ایک دن کی تاخیر کی وجہ سے ہزارہا روپیہ کی جائیداد کو تباہ کردیا گیا ۔ چند سو روپیہ میں جائیداد ختم کردیگئی اور اگر مہتمم چاہے تو چھوٹے مستاجر کے دو ہزار کے معاملہ کو چار پانچ سو میں چھوڑ دے سکتا ہے ۔ لیکن جہاں اتنی بڑی رقم بقایا ہے وہاں ایسا نہیں کیا جاتا۔ اور آج بھی اسی شخص کو شراب کا معاملہ دیا جاتا ہے ۔ جیسا کہ میرے دوست نے تفصیل سے بتلایا ۔ ہر سال نیلام کے رسومات بھی ادا ہوتے ہیں ۔ آواز بھی لگائی جاتی ہے ۔ بولی بھی بولی جاتی ہے ۔ لیکن در اصل یہ سب چیزیں نمائشی ہوتی ہے اور نمائش کے طور پر ہی ہراج کا اعلان کیا جاتا ہے ۔ لیکن نتیجہ کچھ نہیں ۔

جب آپ اس سلسلے میں تفصیلات معلوم کریں تو معلوم ہوگا کہ بالخصوص سنہ ۶۱ اور ۶۲ ۱۳ ف میں مستاجرین کے ذمہ کثیر بقایا عائد ہوا ہے ۔ لیکن یہ وہلوگ ہیں جو اب تک کروڑھا روپیہ گورنمنٹ کو ادا کرچکے ہیں ۔ لیکن گورنمنٹ با وجود اسکے اس پر غور نہیں کرتی اور اب بھی ان غریبوں سے حاصل کرنا چاہتی ہے جو تباہ ہوگئے ہیں میں کہونگا کہ جن مستاجرین کا حکومت کا منظورہ شراب کا راشن خرچ نہیں ہوسکا ہے ان کے ساتھ رعایت کی جانی ضروری ہے ۔ اور پھر غنڈہ گردی جہاں کہیں بھی ہوئی ۔ تراش رکوائی گئی ۔ گورنمنٹ نے اس وقت تو کوئی انسداد وانتظام نہیں کیا ہو جسکی وجہ سے مستاجرین متاثر ہوئے ہوں اور انہیں نقصان پہنچا ہو ۔ میں کہونگا کہ انکے ایسے نقصان کی تلافی کی گنجائش قانون میں رکھنا چاہئے ۔ اسلئے کہ آپ کو ان سے ہمیشہ معاملہ کرنا ہے ۔ جب تک نشہ جاری رہنے کا قانون رہیگا آپ ان سے تعلق رکھینگے ۔ ایسی گنجائش رکھنی چاہئے کہ اگر فی الواقعی کبھی کسی مستاجر کو نقصان ہورہا ہو تو اسکی تلافی کی جا سکے ۔ میں نے یہ دیکھا کہ اب تک مخصوص حضرات کو معافیاں ملی ہیں ۔ انہیں ہی سہولتیں دی گئی ہیں ۔ آئندہ ایسی خصوصیات نہیں برتی جانی چاہئے ۔ ان خامیوں کو دور کرنے کے لئے میں کہونگا کہ یہ بل سلکٹ کمیٹی کے حوالہ کیا جانا چاہئے ۔ تاکہ تاجر پیشہ طبقہ کے حقوق کی بھی حفاظت ہوسکے اور قانون میں ایسی گنجائش رہے۔

مجھے اس قانون کے سلسلے میں انتظامی امور کے بارے میں بھی عرض کرنا ہے۔ آبکاری کا اصلی کام جو ملازمین انجام دیتے ہیں انہیں سررشتہ آبکاری کی زبان میں نمبر اندازکہا جاتا ہے۔ وہ جھاڑ جھاڑ پھر کر نمبر اندازی کرتے ہیں اگر کوئی جھاڑ چھٹ جائے تو اسکا پتہ چلانا انکے ذمہ ہوتا ہے ۔ سب انسپکٹر تو سیکلر موٹر رکھتے ہیں ۔ موٹریں بھی انکے پاس ہوتی ہیں ۔ ہزاروں لاکھوں کی جائداد انکے پاس ہوتی ہیں ۔ لیکن سررشتہ کی جان در اصل نمبر انداز ہوتے ہیں ۔ جو [illegible] سب انسپکٹر کے تحت ہوتے ہیں ۔ انہیں جھاڑ جھاڑ پھرنا پڑتا ہے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - آنریبل ممبر اپنی تقریر کو صرف بل کی حدتک ہی محدود رکھیں تو مناسب ہے -

شری عبدالرحمن - جی ھاں - میں اسی لحاظ سے کہہ رہا ھوں - ان نمبر اندازوں کی تنخواہ غالباً ۳۰ تا ۳۷ روپئے ھوتی ھے - میں یہ معلوم کرنا چاھتا ھوں کہ نمبر اندازوں کی تنخواہ پے کمیشن نے کچھ اور تجویز کی تھی -

شری کے - وی رنگا ریڈی - اسپیکرسر - اگر آنریبل ممبر کو لکچرھی دینا ھوتو اس کے لئے کوئی اور موقع ھوسکتا ھے - یہ بل سے متعلق نہیں ھے -

شری عبدالرحمن - معزز منسٹر کو معلوم ھونا چاھئے کہ میں لکچر بازی کا عادی نہیں ھوں - میں وہ تلخ حقائق بتلانا چاھتا ھوں جو اس قانون سے متعلق ھیں - اس سررشتہ میں کام کرنے والوں کا کیا حال ھے وہ میں بیان کرنا چاھتا ھوں -

شری کے - وی رنگا ریڈی - معزز رکن کو یہ جاننا چاھئے کہ گذشتہ پولیس ایکشن کے وقت جو معافیات دی گئی تھیں یا نمبر اندازوں کو جو تنخواہ دی جارھی ھے وہ اس مسودہ قانون سے متعلق نہیں ھے - آپ کو اس حدتک بحث کرنی چاھئے کہ اس بل کے ذریعہ قانون میں جو ترمیمات کی جا رھی ھیں وہ کس نوعیت کی ھیں -

شری عبدالرحمن - چونکہ اصل قانون میں قواعد کا ذکر ھے اور اسی قانون کی ترمیم ھو رھی ھے - قواعد میں سب چیزیں آتی ھیں - جو نقائص ھیں میں انہیں آنریبل منسٹر کے علم میں لانا چاھتا ھوں - یہ انتظامی امور ھیں - اگر ان تلخ حقائق کا اظہار ناگوار خاطر گزر رھا ھوتو یہ اور بات ھے - میں تو اپنا فرض سمجھتا ھوں کہ ان حقائق کو ایوان کے علم میں لاؤں -

اس ترمیم میں کلکٹر کو بہت وسیع اختیارات دیدئے گئے ھیں - بیچارا کلکٹر کن کن محکمہ جات کے انتظامات کو دیکھیگا - اس کے تحت تعلیات بھی ھے - پولیس ھے - دنیا بھر کی چیزیں ھیں - آبکاری کی ذمہ داری بھی کلکٹر پر ڈالی جاتی ھے - اس لئے وہ کام اچھی طرح انجام نہیں دے سکتا - میں یہ کہونگا کہ ھر ضلع میں آبکاری کا مہتمم ھوتا ھے - وہ گزیٹڈ آفیسر ھے - اسکے مددگار ھوتے ھیں اس کا عملہ ھوتا ھے - آپ اسکو اختیارات دیجئے - وہ برابر ان اعلی فرائض کو بھی انجام دے سکتا ھے - آپ اعلی اختیارات کلکٹر کے ذمہ رکھکر اسکے بوجھ میں اور اضافہ کیوں کرتے ھیں - اسطرح مشکلات میں اور اضافہ ھوتا ھے - کلکٹر ایک دورہ کنندہ عہدہ دار ھوتا ھے - میں آپ کے سامنے مثالیں بھی رکھونگا - آنریبل منسٹر اگر مناسب سمجھیں تو اس کا نوٹ لیں اور دیکھیں کہ کلکٹوریٹ میں کسطرح ھو رھا ھے - نظامت آبکاری سے بقایا کی وصولی میں التوا کے احکام تو جاری ھوچکے ھیں - لیکن ضلع حیدرآباد کے کلکٹر کے پاس سے آج تین مہینے ھونے کے باوجود احکام تعمیل پر نہیں گئے - اس سے اندازہ ھوسکتا ھے کہ کلکٹر کی

دفتر یت میں کسطرح تساہل اور غفلت برتی جارہی ہے ۔ تین مہینے پہلے التوا حاصل ہونے کے باوجود تحصیل پر احکام نہیں پہنچتے ۔ نتیجتاً اس بیچارے کی جائیداد نیلام ہو جاتی ہے ۔

اس طرح محبوب نگر کا ایک کیس ہے ۔ ۲۲ مئی کو نظامت آبکاری سے ضلع کو احکام التوا جاتے ہیں لیکن تحصیل متعلقہ کو آج تک اطلاع نہیں کی گئی ۔ میں یہ نہیں کہتا کہ کلکٹر کی کارکردگی خراب ہے بلکہ اسکے پاس زیادہ کام ہونے کی وجہ سے وہ اس قابل نہیں رہتا کہ ان انتظامی امور کا برابر اور بروقت تصفیہ کرسکے ۔ لہذا وہ محض صیغہ دار کی کیفیت پر دستخط کردیتا ہے ۔ اسلئے کلکٹر سے قانون کے تعمیل کی توقع رکھنا اهل معاملہ کے حق میں ظلم ہے ۔آپ مہتمم کو اختیارات دیجئے ۔ اگر وہ غلطی کرے تو آپ اس کا جواب طلب کرسکتے ہیں اسکو برطرف کرسکتے ہیں مناسب سزا دے سکتے ہیں ۔آپ خود دیکھتے ہیں کہ منسٹر کے پاس سے کسی کلکٹر کے پاس احکام جاتے ہیں کہ تین دن کے اندر رپورٹ پیش ہو ۔ لیکن تین دن تو کیا تین مہینوں کے اندر بھی کچھ نہیں ہوتا ایسی بہت سی باتیں ہیں ۔ کلکٹروں پر ذمہ داری عائد کرنا میں سمجھتا ہوں کہ عوام کی مشکلات میں اور اضافہ کرنا ہے ۔ اسلئے میں تو کہونگا کہ آپ اس دفعہ کو حذف ہی کردیجئے یا اس میں مناسب ترمیم کیجئے کہ جہاں کلکٹر ہے وہاں مہتمم رہے ۔

اس بل میں خلاف ورزیوں کے تعلق سے ازدیاد سزا کی خواہش کی گئی ہے ۔ اور یہ کہا گیا کہ خلاف ورزیوں کی تعداد دن بدن بڑھتی جا رہی ہیں ۔ مجھے یہ سنکر بیحد خوشی ہوئی ۔گذشتہ سشن کی پروسیڈنگس اٹھا کر دیکھئے تو اس میں یہ نوٹ ملیگا کہ معزز منسٹر صاحب نے کہا تھا کہ ہمنے خلاف ورزیوں پر کنٹرول حاصل کرلیا ہے ۔ ہم ۹۹ فیصد خلاف ورزیوں پر کنٹرول کرچکے ہیں ۔ منسٹر صاحب وہ پروسیڈنگس دیکھیں ۔ لیکن آج اس بل کو منظور کروانے کی خاطر یہ کہا جا رہا ہے کہ خلاف ورزیاں بیحد بڑھ گئی ہیں ۔ دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا ہے ۔ صرف سزا میں اضافہ کا حق حاصل کرنے کے لئے ایسے خیالات ظاهر کئے جا رہے ہیں ۔ ہم منسٹر صاحب کے آج کے بیان کو صحیح سمجھیں یا اس سے پہلے کے بیان کو صحیح سمجھیں ۔آپ سزا دیجئے ۔ کوشش کیجئے کہ خلاف ورزیاں نہوں ۔ لیکن دیکھئے کہ اصل مرتکبین جرم کون ہیں ۔ یہ آپ کے سب انسپکٹرس ہیں ۔آپ کے آبکاری کے عہدہ دار ہیں اگر کبھی اتفاق سے فلائینگ اسکواڈ کا کوئی آدمی بن میں جاتا ہے تو اسکو کوئی ایک خلاف ورزی نظرآتی ہے ورنہ خلاف ورزیاں چلتی رہتی ہیں ۔ سیکڑوں مثالیں ہیں ۔ ایسے خود شہر میں کئی ہیں ۔ جس مقام پر خفیہ کشید گی کی خلاف ورزیاں زیادہ ہوگئی ہوں تو ظاہر ہے کہ اس سے مستاجر متاثر ہوگا لیکن آپ کے قانون میں ایسی کوئی گنجائش نہیں کہ ایسی صورت میں مستاجر کے ساتھ رعایت کی جائے ۔ ایک کارروائی میں میں نے دیکھا کہ ۷۶ مرتبہ خفیہ کشید کی بھٹیاں گرفتار ہوئی ہیں اتفاق لکھا

جو سکتا ہے کہ اس سے مستاجر کو کسقدر نقصان ہوا ہوگا - لیکن اسکو کوئی سہولت یا معافی نہیں دی گئی - اسکو ملحوظ رکھا جانا چاہئیے کہ جس مقام پر ایسی خلاف ورزیاں ہوں تو مقامی سرکاری مستاجر کو سہولت ملنی چاہئیے -

دفعہ (۳۴) کے تعلق سے بھی گذشتہ ترمیم آئی ہے - اور بعض ایسی دفعات ہیں جن سے ہماری گردن جھک جاتی ہے - ۳۴ کے تحت ہائیکورٹ میں رٹ کا مقدمہ چل رہا ہے - نہیں معلوم کیا تصفیہ ہوگا - اگر وہ تصفیہ ہمارے خلاف ہوجائیگا تو ہمارے لئے انتہائی حیرت اور افسوس کا مقام ہوگا - اس مقدمہ میں یہ ہے کہ غیر فریق پر کوئی ذمہ داری نہیں ڈالی جاسکتی - باوجود اسکے اس بل کے ذریعہ یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ اس کو قانون میں شریک کیا جائے اور قانون کی شکل دیجائے - اس بل میں جتنے دفعات ہیں وہ اس قابل ہیں کہ ان پر مکرر غور کیا جائے - اور غور کرنے کے بعد سررشتہ کوئی واضح قانون بنائے - جب ترمیم کی جارہی ہو تو یہی موقع قانون کی پوری اصلاح کا ہے - میں یہ عرض کرونگا کہ یہ بل سلکٹ کمیٹی میں غور کے لئے بھیجاجائے - یا میں یہ خواہش کرونگا کہ اس بل کو واپس لیا جا کر گورنمنٹ کو واضح اور جامع قانون اسمبلی کے سامنے پیش کرے -

شری دھرمابھکشم (سوریہ پیٹھ) مسٹر اسپیکر سر -

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - آپ ۱۰ منٹ میں اپنی تقریر ختم کریں تو مناسب ہے -

شری دھرمابھکشم - ۱۰ منٹ میں تو میں ختم نہیں کرسکتا -

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - ابتک اس بل پرکافی ڈسکشن ہو چکا ہے - بہت سے پائینٹس ہاؤس کے سامنے آچکے ہیں - اس لئے جلد سے جلد اپنی تقریرختم کیجئے -

*శ్రీ ధర్మభిక్షం :—

అధ్యక్షా,

ఇప్పుడు ఈ అబ్కారీశాఖ విషయమై తీసుకురాబడిన బిల్లు మీద చాలామంది గౌరవసభ్యులు మాట్లాడారు. ఈ అబ్కారీ విధానములో, చాలాకాలమునుంచి, మన అబ్కారీశాఖామంత్రిగారు "గీసేవానికే చెట్టు" అనే నినాదము చేస్తూవచ్చారు. ఆ నినాదముతోపాటు, దాని ప్రచారము పత్రికల ద్వారాను, రేడియో ద్వారానూ చురుకుగా చేయడం జరిగింది. ఈ విధముగా వారు "గీసేవానికే చెట్టు" అనే నినాదము చేస్తూండటమేగాని, ఆ గీసేవారిని పైకి తీసుకరావడానికి ఏమాత్రమూ ప్రయత్నము చేయలేదు. ఆ మంత్రిగారే, "గీత గీసేవానికి చెట్టు అని అన్నానే గాని; వాళ్ళను పైకి తీసుకరావడానికి ఏమీ ప్రయత్నముచేయలేదు, ఇప్పుడు వాళ్ళను పైకి తీసుకరావడానికి ప్రయత్నం చేస్తున్నాను" అని అసెంబ్లీలో చెప్పారు. దీనినిబట్టి, "గీసేవానికే చెట్టు" అనే నినాదము అప్పుడు వారికి అవసరము కాబట్టి, దానిని ప్రచారము కోసము తీసుకువచ్చారని స్పష్టమ

ప్రభుత్వానికి నష్ట దళారులు వుండకూడదని, ప్రభుత్వము పెట్టే హర్రాజుపద్ధతిలో తాముపాల్గొని కొంతవరకు వారివృత్తికి అభివృద్ధి చేసుకొంటామని" సహకార సంఘాలు పెట్టుకొంటే, అబ్కారీశాఖవారికి పైగా వస్తుంది, అది తప్పుకోడానికి వారికి పైన వచ్చింది. ప్రభుత్వము హర్రాజులో దేశముఖ్‌లను, మొదలైన వారిని పోటీపెట్టించి దేశముఖులను రక్షిస్తున్నారు. విస్నూరు రామచంద్రా రెడ్డిని జనగాం తాలూకాకు అబ్కారికి పెట్టారు. వారు ఆ ప్రాంతంలో అబ్కారీలో అపరిమితంగా డబ్బు దోచుకుంటున్నారు. జన్నారెడ్డి, ప్రతాపరెడ్డి గుమాస్తాలద్వారా చాలా స్థలము ఆక్రమించుకొన్నారు. వారు హైదరాబాదులో వుండి కాంట్రాక్టు నడుపుకొంటూ గుమస్తాలే, కలెక్టర్లే డబ్బు తీసుకు వచ్చి ఇస్తారని అనుకొంటూ హైదరాబాదులోనే వుంటారు. వారందరికి ఎన్ని బకాయిలు వున్నవో, అసిస్టెంటు కలెక్టరు గారికీ, అబ్కారీ అధికారులకు తెలుసు. వారిని ఏమీ ఎవరూ కలిగి చేస్తున్నది. ఆవిధంగా వారికి బకాయిలు వున్నప్పటికి క్షమించి హర్రాజు పాటలు పెట్టడము జరుగుతుంది. కాని, కలాలీలకు వందరూపాయలు బకాయి వుంటే వారికి కఠినమైన శిక్ష, జైలు. ఎప్పుడైనా, వారు జైలులోనే వుండాలి తప్ప, వాళ్ళను గురించి ఆలోచించడంగాని, క్షమించడంగాని ఏమీ వుండదు. వాళ్ళను జైళ్ళలో పెట్టడమే. కలాలీలు సహకార సంఘాలను ఏర్పాటు చేసుకొంటామంటే ప్రభుత్వము వాటిని ఏమాత్రము ప్రోత్సహిస్తున్నట్లు లేదు. చేనేత సహకార సంఘాలు పెట్టి చేనేత కార్మికులు చేనేత పారిశ్రామికాభివృద్ధికి ఎలా పూనుకొంటున్నారో, అదేవిధంగా వీరుగూడా సహకార సంఘాలు పెట్టుకొంటామంటే వారికి ఏవిధమైన ప్రోత్సాహము వున్నదో, అర్థం కావడంలేదు. సోషల్‌సర్వీసు డిపార్టుమెంటు వున్నదంటే, అది మొహ్యూలుకావల్సినవారు ఎవరైనా సహకార సంఘాలు పెట్టుకొంటే వారికి కావల్సి, గోష్టి డబ్బు ఇస్తూ ప్రోత్సహించి ప్రచారము చేస్తుంది. కాని అబ్కారీశాఖ డబ్బు ఇవ్వకపోగా, పైగా కలాలీలను జైళ్ళలో పెట్టమని చెబుతున్నారు. కొందరు "మేము సహకార సంఘాలు పెట్టుకొంటాము" అని అంగీకారము కోసము మంత్రిగారికి వ్రాస్తే, దానికి సమాధానము లేదు. పైగా "సహకార సంఘాల వారికి వ్రాయండి" అని వ్రాశారు. సూర్యాపేటలో సదానందం లాంటివారిని తీసుకువచ్చి పాటీ పెట్టారు. సదానందం కంట్రాక్టరు. సూర్యాపేటలో వీరు ఏమి చేస్తున్నారంటే, చెట్లు గీయటానికి కాకుండా కలాలీలంతా వలసపోయేటట్లు, బెజవాడ మొదలైన ప్రాంతాలకుపారిపోయేటట్లు చేశారు. వారు ఎక్కువ మునాఫాలు చెప్పి దోచుకొంటున్నట్లు తెలుస్తోంది. సూర్యాపేటలో గీతసంఘం అని కలాలీలంతా కలసి పెట్టుకొన్నారు. అప్పుడు ప్రభుత్వము వాళ్ళను ప్రోత్సహించి, అటువంటి వాళ్ళదగ్గర హర్రాజుకు పోటీ పెట్టవద్దని చెప్పి, వారికి సహాయం చేయడానికి బదులు వారిమీద పోటి నిలబెట్టాను. కనుక అబ్కారీశాఖ ఇదంతా దృష్టిలో పెట్టుకోవాలి. "ఎక్కువ డబ్బు కావాలి. ఎవరైతే ఎక్కువడబ్బు ఇస్తారో వారిని ప్రోత్సహిస్తామని కలాలీలను చూడకుండా వుండవద్దని చెబుతున్నాను. దేవరకొండలో ముస్తాజరు, సబ్‌ఇన్స్పెక్టరు, కానిస్టేబుల్స్‌ను వెంటబెట్టుకొని పోలీసువారికంటె అన్యాయముగా కలాలీలను శిస్తులు ఇవ్వాలని అదేపనిగా దెబ్బలు కొట్టారు. అబ్కారీశాఖ అధికారులకు ముస్తాజరులకు ఏదోవిధంగా సహాయం చేస్తూనే వస్తోంది. కాబట్టి ఈ బిల్లులోని వ్యవహారములు మామూలు సమస్యలుకావు. ఇవి చాలా ముఖ్యమైనవి. నేను "దానికి బదులుఇదిపెట్టు ఇదితీసి అదిపెట్టు" అనే దృష్టిగా చూడడంలేదు. ఈ బిల్లుపైన సవరణలు వచ్చినప్పుడు నేను తీవ్రంగా

వ్యతిరేకిస్తాను. కాబట్టి ఈ బిల్లును సెలక్టు కమిటీకి పేయవలసినదిగా కోరుతున్నాను. సెలక్టు కమిటీకి పేయడంద్వారా, మరింత ఆలోచించడం జరిగి కల్లాలకు మేలు కలుగుతుందని ఆశిస్తున్నాను. కాని సెలక్టు కమిటీ విషయంలోకూడా ఆశలు పోయాయి. ఈ మధ్య టెనన్సీ బిల్లును సెలక్టు కమిటీ పరిశీలించి, పూర్వముకన్నాగూడ రైతుకు వ్యతిరేకముగా రిపోర్టు వ్రాసింది. సెలక్టు కమిటీలోకూడా ఏమీ ఆశగా వుంటుందని అనుకోవడం లేదు. ఈ బిల్లును తిరిగి క్యాబినెట్‌లో పెట్టాలని అనుకుంటున్నాను. కాని దీనిని క్యాబినెట్‌లో పెట్టనవసరంలేదని, మంత్రిగారే యీ అబ్కారీలో ఆరితేరిన వారని, వారికి అన్ని విషయాలు తెలుసునని, వారు దీనిలో సమర్థులని, కాబట్టి వారే దీనిని తిరిగి పరిశీలిస్తారని ఆశిస్తున్నాను. దీనిని తిరిగి సవరించకపోతే కల్లాలకు చాలా నష్టము, కష్టము సంభవిస్తుంది. దీనిని జాగ్రత్తగా పరిశీలించాలని మంత్రిగారిని కోరుతూ దీనిని తీవ్ర సమస్యగా గుర్తిస్తారని, నేను అభిప్రాయ పడుతున్నాను.

శ్రీ గోపిడి గంగారెడ్డి :

అధ్యక్ష మహాశయా,

ఇప్పుడు ఏదైతే, ఈ గౌడ పురాణం అనే శాసనాన్ని తీసుకువచ్చారో, అందులో ఎనిమిదీ కమ్మలు పదహైదు శ్లోకాలు వున్నాయి. దీనివల్ల ఫలితములు ఏమి కనుపిస్తున్నవి? ఈ బిల్లును చదివితే కడుపు తరుక్కుపోతోంది. ఈ సందర్భములో గాంధీమహాత్ముడు చెప్పిన మాటలు, జ్ఞాపకము వస్తున్నాయి. కాని, గౌరవనీయ మంత్రిగారు తెచ్చిన బిల్లులో ఏమి వున్నది? గాంధీమహాత్ముడు మొట్టమొదట మద్యపాన నిషేధము కావాలని అన్నాడు. కాని మద్యపానం గురించి కానూన్ తేవడం జరుగుతోంది. దీని విషయం చూస్తే—గౌరవనీయ మంత్రిగారు ఏమని చెప్పారంటే "గీచేవానికే చెట్టు" అని అన్నారు. మంత్రిగారు పున-ఎన్నికలకు వచ్చి కొద్దిగా మషాలా రూపంలో, చిన్న పిల్లలకు "ఆ బొబ్బాలు తిను, అటుచూడు, ఇటుచూడు," అని చెప్పినట్లుగా "గీచేవానికే చెట్టు" అని ప్రజలకు చెప్పడం జరిగింది.

> "మొదలు చూచిన కడుగొప్ప, పిదప కురుచ, అదికొంచము తరువాత నధికమౌను
> ధరను దీన పూర్వ పరభాగ జనితమైన చాయపోలిక కుజన సజ్జనులమైత్రి."

అను పద్యములాగా ఇదిఅంతా కనుపిస్తుంది. ఉదయము సూర్యుని ఎండ మనపైబడి మననీడ చాలా పొడుగుగా కన పడుతుంది. తరువాత క్రమ క్రమంగా ఎండవచ్చేటప్పటికి నీడ తగ్గిపోతూ వుంటుంది. అల్లాగే, ప్రభుత్వము చేసే పనులు మొదట ఆశగా కనుపించి, తరువాత రోజు రోజుకు క్రమంగా తగ్గిపోతున్నవి. మా ఆశలు అన్నీ ఎండమావుల విధముగా అవుతున్నవి.

"దున్నేవానికే భూమి—గీసేవానికే చెట్టు" అని అన్నారు. కాని భూమి దున్నేది ఒకరైతే, ఫలము మరియొకరు అనుభవిస్తూంటే, చెట్టుగీసేది ఒకరైతే. ఫలితము డబ్బు మరొకరు సంపాయిస్తున్నారు. ప్రభుత్వమువారు ఇటువంటి శాసనాలు తెస్తున్నారు. ఇటువంటి రాజ్యమును రామరాజ్యమని అనాలో, ఏమిరాజ్యమని అనాలో నాకు తెలియడంలేదు. ప్రభుత్వము అనేకమైన శాసనాలను తీసుకువస్తోంది. గుఱ్ఱాల పందెములను గురించి ఒక బిల్లు తెచ్చారు.

अहिंसा, सत्य, अस्तेय, ब्रम्हचर्य, असंग्रह,
शरीरश्रम, अस्वाद, सर्वत्र भयवर्जन,
सर्वधर्मी समानत्व स्वदेशी स्पर्शभावना,
हीं अेकादश सेवावी नम्रत्वें व्रत निश्चयें।

గాంధీగారు.—

ایک آنریبل ممبر - بل پر بول رہے ہیں یا پران بول رہے ہیں سمجھ میں نہیں آرہا ہے۔

శ్రీ గోపిడి గంగారెడ్డి.—నేను బిల్లును గురించి చెబుతున్నాను. ఈ విధంగా చట్టముమీద తీసుకువచ్చిన మార్పులు గురించి చెబుతున్నాను. "గీసేవానికే చెట్టు" అని అన్నారు. నిజమే గీసేవాడు చెట్టు ఎక్కుతాడు, అంతే. దానికే ఎక్కి గీసేంతవరకే వాడిది ఆ చెట్టు. కాని కల్లు మాత్రం వానికి దొరకదు. వానికి పైసలు దొరకవు. అట్లాగే దున్నేవానికి భూమి అన్నారు. అవును. భూమిదున్నేంతవరకుఆభూమి దున్నేవానిదే. తరువాత దాని ఫలితము మరొకరిది అవుతుంది. ఇప్పుడు తీసుకురాబడినటువంటి బిల్లుమాత్రం కలాలీలకు ఏమాత్రం సహాయం చేసేదిగా లేదు. ఖార్ఖానాలలో పనిచేసేవారు ౮ గంటలు, ౬ గంటలు, పని చేయాలి. ఆఫీసులలో పని చేసేవారికి ఇన్ని గంటలు పని చేయాలని ఉంటుంది. కాని ఈ కలాలీలు విషయం ఇందులో ఏమి చెప్పారు? వాళ్ళు రోజుకు ఎన్ని చెట్లు గీయాలి? పదిచెట్లు గీయాలా? లేక ఇరవైచెట్లు గీయాలా? ఎన్ని గీయాలి? వారు మాత్రం 'మనుష్యులుకారా? వారికిమాత్రం మానవత్వము లేదా? ఈ స్వరాజ్యములో వారికిమాత్రం ఏమి స్వాతంత్ర్యము లేదా? గొడ్లకు, ఎద్దులకు ఏ విధంగా మెడపైన గండ్లు పడతాయో, అలాగే ఈ కలాలీలవీపుమీద కూడా గళ్ళు పడతాయి. ఆబ్కారీ శాఖవారికి చెవులు లేవు. ఉన్నా వారు వినేటట్లు లేరు.

The House then adjourned till Two of the clock on Friday, the 18th September, 1953.